Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

Er. M. Salam sb
Flat No-704
Block No-43
Sector-4
New Shimla-171009

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 52

شمارہ 42

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

24 شعبان 1423 ہجری 21 / اخاء 1382 ہش 21 / اکتوبر 2003ء

اخبار احمدیہ

قادیان 18 / اکتوبر 2003ء (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو خدمت خلق کے کاموں کی طرف خاص طور پر توجہ دینے کی تلقین فرمائی۔ احباب جماعت پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم ایّد امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے مومنو تم پر روزے اُسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بنو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا

انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. ترجمہ: گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کیلئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ.

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق وباطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

روزہ کی اہمیت

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ. وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتِمَ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ.

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اسکے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یعنی اُسکا روزہ رکھنا بیکار ہے

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کا رکن

پھر تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی

باقی صفحہ 5 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اے مومنو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے تیسرا رکن روزہ رکھنا ہے۔ اور یہ ایسا بابرکت حکم ہے جو ایک طرف اللہ تعالیٰ کی عبودیت اور اس کی خاطر قربانیوں کا معراج ہے اور دوسری طرف اس کے بندگان کے حقوق کی ادائیگی میں بھی بہت نمایاں اور عظیم مقام رکھتا ہے گویا حقوق اللہ وحقوق العباد کی ادائیگی کیلئے رمضان کا مہینہ باقی تمام مہینوں کا سردار ہے اس ماہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں اپنی عبادتوں میں کمر کس لیتے تھے اور بہت حد تک آگے بڑھ جاتے تھے صدقہ وخیرات میں بھی تیز آندھی سے زیادہ بڑھ جاتے تھے۔ اگر چہ کہ دیگر اقوام میں بھی روزہ رکھنے کا رواج ہے اور اپنے اپنے طور وعقائد کے مطابق جزوی یا کلی طور پر کھانے پینے سے رکا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ بعض لہو ولعب اور فضول عادات ورسوم بھی شامل ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ محض کھانے پینے سے رکے رہنا اور اس کی دیگر شرائط کا نہ بجالانا صرف اور صرف بھوکا رہنا ہے اور اس سے زیادہ اس کا کچھ فائدہ نہیں۔

اسلامی روزہ کی غرض وغایت کوئی دنیوی فائدہ کا حصول یا دنیوی محبوبوں کی رضا حاصل کرنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دیتا ہوں یا ہو جاتا ہوں۔ لیکن اس کیلئے کچھ شرائط اور احتیاطیں اور ریاضتیں ہیں جن کا بجالانا از بس ضروری ہے۔ روزہ ایک ایسا مجاہدہ وریاضت ہے جس میں ایک طرف ترک شر اور دوسری طرف ایصال خیر کی صفات پر عمل کرنا بہت ضروری ہے قرآن مجید نے روزہ کی غرض تقویٰ بیان فرمائی ہے گویا ہر معاملہ میں تقویٰ اور خدا کی رضا وخوشنودی کو حاصل کرنے کیلئے کام کرنا روزہ کا مقصد وپھل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی اہمیت واحتیاط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی پھر اسی طرح آپ نے فرمایا کہ جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گذشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

پس رمضان میں انسان عام دنوں سے بہت زیادہ بڑھ کر عبادتوں نوافل تہجد تراویح تلاوت ذکر الٰہی درود شریف کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی خراب اور ناپسندیدہ عادتوں اور باتوں سے بچتا ہے اور خدا کی راہ میں اپنا مال کثرت سے غرباء میں تقسیم کرتا ہے اور خدا کی خاطر بھوک پیاس برداشت کرتا ہے اور ایسے لوگ جنہوں نے کبھی فاقہ اور تنگی کا نام تک نہیں سنا ہوتا انہیں اس کیفیت کو اپنے اوپر وارد کرنا پڑتا ہے تو اسے دوسروں کی تکالیف اور بھوک کا صحیح معنوں میں احساس ہوتا ہے اور پھر وہ پورا ماہ ان کی مدد کرتا ہے اور عید کی خوشی میں بھی اپنے غریب بھائیوں کو شامل کرتا ہے تو جہاں اللہ تعالیٰ کے بندوں کی تکالیف دور کر کے اسے دلی سکون وطمانیت حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے پیار اور محبت کی اور اس کی رضا کی حقیقی خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے۔

پس رمضان کا مبارک مہینہ تو عبادتوں کا موسم بہار ہوتا ہے اور اس میں برائیوں کے ترک کرنے میں خاص مواقع حاصل ہوتے ہیں اور دینی ودنیوی برکات حاصل ہوتی ہیں اور جو ایک مہینہ بھر مشقت دمشق میں گزار دیتا ہے اسے پورا سال اس کی برکات حاصل ہوتی رہتی ہیں جیسے کہ ایک کسان چند دن کی نہایت محنت ومشقت سے اپنی فصل کو سنبھال لیتا ہے اور سارا سال اس کو استعمال کر کے اس سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔ اسی طرح اگر ہم رمضان کے موسم بہار میں اپنی محنت وریاضت سے روحانی غذ کو اکٹھا کر لیں گے اور سنبھال لیں گے تو سارا سال اس کی برکات حاصل کرتے رہیں گے اور اگر اس وقت سے فائدہ نہ اُٹھایا تو پھر کف افسوس ملنے کے سوا کیا رہے گا؟

رمضان کے اس بابرکت مہینے کی تین برکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمائی ہیں اس کا پہلا عشرہ رحمت اور دوسرا مغفرت اور تیسرا آگ سے بچنے کیلئے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ پس جہاں ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی مغفرت کے حصول کیلئے حتی الامکان اس سے دُعائیں مانگتے ہوئے کوشش کریں وہاں یہ دُعائیں کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اہل وطن کو اور پوری انسانیت کو آگ کے عذاب سے محفوظ رکھے اور امن وعافیت کے حقیقی حصار میں آنے کی توفیق دے۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں رمضان کا مبارک مہینہ آرہا ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں رمضان المبارک سے کماحقہٗ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان خوش قسمت لوگوں میں ہمیں بھی شامل فرمائے جن کی زندگیوں میں رمضان آئے اور ان کے گناہ بخشے جائیں۔

بے تکلفی

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بار وفد بنو متفق حاضر ہوا۔ سوء اتفاق سے آپ گھر میں موجود نہ تھے لیکن حضرت عائشہ نے فوراً خزیرہ (عرب کا ایک کھانا) تیار کرنے کا حکم دیا۔ اور مہمانوں کے سامنے ایک طبق میں کھجوریں رکھوا دیں۔ آپ تشریف لائے تو حسب معمول سب سے پہلے دریافت فرمایا کہ کچھ ضیافت کا سامان ہوا یا نہیں۔ ان لوگوں نے کہا حضور ہم تو کھانے پینے سے فارغ ہو چکے ہیں۔

ابھی یہ وفد حضور کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ آپ کا چرواہا بکریاں لے کر آیا۔ اس کے ساتھ بکری کا ایک بچہ تھا۔ آپ نے پوچھا کہ بکری نے کیا جنا ہے۔ اس نے کہا پٹھوری۔ آپؐ نے فرمایا پھر اس کے بدلے ہمارے لئے ایک بکری ذبح کرو۔ اور وفد کی ضیافت فرمائی۔ مگر ساتھ ہی فرمایا کہ یہ نہ سمجھنا کہ ہم نے محض تمہاری خاطر (تکلف سے) یہ جانور ذبح کروایا ہے بلکہ بات یہ ہے کہ ہماری سو بکریاں ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ وہ سو سے بڑھ جائیں۔ اس لئے جب کوئی بکری بچہ جنتی ہے تو ہم اس کے بدلے ایک جانور ذبح کر لیتے ہیں۔

اس کے بعد مہمانوں نے حضور سے مختلف دینی مسائل کے بارے میں پوچھا اور حضورؐ ان کا جواب دیتے رہے۔ اور اس طرح ان کی روحانی سیری کا بھی سامان کیا۔

(ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب فی الاستنثار)

بکری ذبح کرنے کے بارہ میں حضورؐ نے جس بے تکلفی سے یہ بات بیان فرمائی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اور دوسری طرف مہمان کے اس خیال کو بھی دور فرما دیا کہ وہ میزبان کے لئے بوجھ اور تکلیف کا باعث بنا ہے۔

رمضان کی برکات

مکرم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مرحوم

مبارک ہو مرے پیارو کہ پھر رمضان آیا ہے — عطا و عفو کا لے کر نیا سامان آیا ہے
ہلال ماہ رمضان مژدہ لطف و کرم لے کر — بصد شوکت بصد عزو وقار و شان آیا ہے
دریچے ہو گئے ہیں وا خدا کی رحمتوں کے سب — کہ ماہ رحمت و انعام اور غفران آیا ہے
ہیں دن جس کے مبارک اور بابرکات ہیں راتیں — اور اترا آسماں سے جس میں تھا قرآن آیا ہے
فضائل خود بیاں فرمائے ہیں جس ماہ کے حق نے — بحمد للہ! باصد اہتمام و شان آیا ہے
ہے شاداں ہر غلام سرورؐ و سردارؐ دو عالم — کہ ان کے ہر الم ہر درد کا درمان آیا ہے
ہر روزہ فرض ہر بالغ مسلماں مرد و عورت پر — خدا کا مومنوں کے نام یہ فرمان آیا ہے
فلک پر تیس دن انوار ہی انوار برسیں گے — برائے اہل حق اللہ کا یہ فیضان آیا ہے
شفاعت حق سے خود روزہ کرے گا روزہ داروں کی — حدیثوں میں شہہ بطحا کا یہ فرمان آیا ہے
اٹھو اے سالکو! منزل کو پانے کیلئے دوڑو! — مقام اک راہ الفت میں بڑا آسان آیا ہے
مرے صدیق مت گھبرا تو اپنے دردِ پیہم سے — ترے دکھ درد کے درماں کا بھی سامان آیا ہے

ان مبارک ایام میں خاص طور پر ہمیں اپنے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کی دُعاؤں کے ساتھ عالم اسلام واحمدیت اور پوری نسل انسانی کی فلاح وبہبود کیلئے خاص طور پر دُعائیں کرنی چاہئیں۔

''اُٹھو اے سالکو منزل کے پانے کیلئے دوڑو
مقام اک راہ الفت میں بڑا آسان آیا ہے''

(قریشی محمد فضل اللہ)

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Main Bazar Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
الیس اللہ بکافٍ عبدہ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S)) 220260 (R) E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے مزید فضلوں کے وارث بنیں

مہمانوں کی بھرپور خدمت اور انتظامات کی کامیابی پر کارکنان جلسہ شکریہ کے مستحق ہیں

(حمد اور شکر کے مضمون کا قرآن کریم، احادیث نبویہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کی روشنی میں ایمان افروز بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ یکم راگست ۲۰۰۳ء مطابق یکم ظہور ۱۳۸۲ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد۔ ٹلفورڈ (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِىْ لَشَدِيْدٌ﴾

(ابراھیم :۸)

اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر و احسان ہے اور اس پر ہم جتنا بھی شکر کریں کم ہے کہ اس نے محض اور محض اپنے فضل سے جلسہ سالانہ یوکے کو بخیر وخوبی اختتام تک پہنچایا اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہوتی ہم نے دیکھی اور محسوس کی اور ہر ایک نے جس نے بھی ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیا کے تمام ممالک میں جہاں جہاں بھی اس جلسہ کی کارروائی دیکھی اور سنی یہی اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو ہم نے نازل ہوتے دیکھا۔ الحمدللہ، الحمدللہ۔ یہ سب اسی حقیقی اسلامی تعلیم کا حصہ ہے اور اسی کی وجہ سے ہے جو اس زمانے میں ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے حاصل ہوئی۔ آج تمام اسلامی دنیا میں سوائے جماعت احمدیہ کے کسی کو یہ پتہ ہی نہیں، علم ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے کیا طریق ہیں۔ اور پھر اپنے وعدوں کے مطابق خدا تعالیٰ اپنے فضلوں کو کس طرح بڑھاتا ہے اور بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کیں۔ اس کا فضل مانگا، اس کا رحم مانگا۔ اس کے حضور جھکے، اپنے اندر خلافت کی نعمت کو قائم رکھنے کے لئے بے انتہا تڑپے۔ نتیجۃً وہ خدا جو اپنے بندے سے بے انتہا پیار کرنے والا خدا ہے، جو بندے کے ایک قدم آگے کی طرف بڑھانے سے کئی قدم اس کی طرف بڑھتا ہے۔ اس خدا نے جو سچے وعدوں والا خدا ہے اپنے بندوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدلا۔ وہ خدا جو سب طاقتوں کا مالک ہے، وہ خدا جو مٹی کے ذرے سے بھی کام لینے کی طاقت رکھتا ہے، وہ خدا جو ایک تنکے میں بھی فولاد کے شہتیر سے بھی زیادہ مضبوطی پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس نے ہم پر رحم فرمایا اور احمدیت کے قافلہ کو پھر سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں کر دیا۔ اس پر ہر احمدی نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے جذبات سے لبریز ہو کر اپنے سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا دئے۔ اپنی وفاؤں کو انتہا تک پہنچایا اور خلافت کے قیام کے لئے اپنے وعدوں کو پورا کیا۔ اس خدا نے بھی جماعت کی اس شکر گزاری کے جذبہ کی قدر کرتے ہوئے جماعت پر اپنے فضلوں کی بارش اور تیز کر دی۔ اور یہ بارش کوئی رکنے والی بارش نہیں۔ اور یہ بارش انشاء اللہ برسے گی اور برستی رہے گی کیونکہ یہ ہمارے رب کا اعلان ہے کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔ پس اپنی وفاؤں، اپنی دعاؤں اور اپنے مولا کے حضور اپنے شکر گزاری کے جذبات کے اظہار سے، اس کے فضلوں کی برستی بارش کو کبھی رکنے نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اس اسوہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپؐ سے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دئے ہیں یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا: کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے ربّ کے فضل و احسان پر اس کا شکر گزار بندہ بنوں۔ (بخاری كتاب التفسير سورة الفتح)

یہ شکر و احسان کے جذبات، اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں، اس کی حمد سے اپنی زبانیں تر رکھنا صرف جماعتی طور پر فضلوں اور رحمتوں کے نازل ہونے کے لئے نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک ہے ہر شخص سے جس کی انفرادی زندگی میں بھی، جس کی خاندانی زندگی میں بھی اس شکر کے طفیل ہر مومن پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا ہے اور اپنے فضلوں کا وارث بناتا ہے۔ پس ہر شخص کو اپنی بھلائی کے لئے بھی، اپنی ترقیات کے لئے بھی، اپنے خاندان کی بھلائی کے لئے بھی، اپنی نسلوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے بھی شکر نعمت کرتے رہنا چاہئے۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت یہ کہا کہ اے اللہ جو بھی نعمت مجھے ملی وہ تیری ہی طرف سے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور تمام تعریفیں اور شکر تیرے ہی لئے ہیں۔ تو گویا اس نے اپنے دن کا شکر ادا کر دیا۔ اور جس نے اسی طرح شام کے وقت دعا کی تو اس نے اپنی رات کا شکر ادا کر دیا۔

(سنن أبی داؤد، كتاب الأدب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا سیکھی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِىْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ وَاَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ۔ اے میرے اللہ! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیرے شکر کا حق ادا کر سکوں اور کثرت سے تیرا ذکر کر سکوں اور تیری باتوں پر عمل کر سکوں اور تیرے احکام کی پابندی کر سکوں۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں بکثرت یہ دعا مانگتا ہوں۔ (ترمذی كتاب الدعوات)

عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حمد شکر کا سرچشمہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی حمد نہیں کی اس نے اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔ (مشكوٰة المصابيح. كتاب الدعوات)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض عربی اشعار کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

اے وہ ذات جس نے اپنی نعمتوں سے اپنی مخلوق کا احاطہ کیا ہوا ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تعریف کی طاقت نہیں ہے۔ مجھ پر رحمت اور شفقت کی نظر کر، اے میری پناہ! اے حزن و کرب کو دور فرمانے والے! میں تو مر جاؤں گا لیکن میری محبت نہیں مرے گی۔ (قبر کی) مٹی میں بھی تیرے ذکر کے ساتھ ہی میری آواز جانی جائی گی۔ میری آنکھ نے تجھ سا (کوئی) محسن نہیں دیکھا۔ اے احسانات میں وسعت پیدا کرنے والے اور اے نعمتوں والے! جب میں نے تیرے لطف کا کمال اور بخششیں دیکھیں تو مصیبت دور ہوگئی اور (اب) میں اپنی مصیبت کو محسوس ہی نہیں کرتا۔ (منن الرحمٰن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: بندہ جب اپنے ارادوں سے علیحدہ ہو جائے اور اپنے جذبات سے خالی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اس کے طریقوں اور اس کی عبادات میں فنا ہو جائے اور اپنے اس ربّ کو پہچان لے جس نے اپنی عنایات کے ساتھ اس کی پرورش کی اور وہ اس کی تمام اوقات حمد کرتا رہے اور اس سے پورے دل بلکہ اپنے تمام ذرّات سے محبت کرے تو اس وقت وہ عالموں میں سے ایک عالَم ہو جائے گا۔ اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام اَعْلَمُ الْعَالَمِيْن کی کتاب میں اُمّت رکھا گیا ہے"۔ (اعجاز المسيح صفحه ۱۳۴۔ تفسير حضرت مسيح موعود عليه السلام جلد سوم صفحه ۳۴،۳۵)

جب انسان، ایک مومن انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے تو پھر بے اختیار اس کی توجہ حمد کی طرف ہو جاتی ہے کیونکہ ہماری شکر گزاری اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احاطہ کر ہی نہیں سکتی، جس کے فضل بے انتہا اور لاتعداد ہیں۔ان کا شکر ممکن ہی نہیں۔تو یہ بھی اس کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے اپنی حمد کے طریقے بھی ہمیں سکھلا دئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:" حمد کے معنی تعریف کے ہیں۔عربی میں تعریف کے لئے کئی الفاظ آتے ہیں۔حمد، مدح، شکر، ثنا۔اللہ تعالیٰ نے حمد کا لفظ چنا ہے جو بلاوجہ نہیں۔شکر کے معنی احسان کے اقرار اور اس پر قدر دانی کے اظہار کے ہوتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ لفظ استعمال ہو تو صرف قدر دانی کے معنی ہوتے ہیں۔ظاہر ہے کہ حمد اس سے زیادہ مکمل لفظ ہے کیونکہ حمد صرف احسان کے اقرار کا نام نہیں ہے بلکہ ہر حسین شے کے حسن کے احساس اور اس پر اظہار پسندیدگی اور قدر دانی کا نام بھی ہے۔پس یہ لفظ زیادہ وسیع ہے"۔(تفسیر کبیر از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جلد اول صفحہ ۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:" الحمد ایک جامع دعا ہے اور اس کا مقابلہ کوئی دعا نہیں کرسکتی۔نہ کسی مذہب نہ کسی احادیث کی دعائیں"۔(تشحیذ الاذہان جلد ۸ نمبر ۱ صفحہ ۳۲۲)

پھر آپؓ مزید فرماتے ہیں:" عمدہ دعا الحمد ہے۔اس میں ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ دونوں ترقی کے فقرے موجود ہیں"۔(بدر ۳۱؍اکتوبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:" حمد اس تعریف کو کہتے ہیں جو کسی صاحب اقتدار شریف ہستی کے اچھے کاموں پر اس کی تعظیم وتکریم کے ارادہ سے زبان سے کی جائے۔اور کامل ترین حمد رب جلیل سے مخصوص ہے۔اور ہر قسم کی حمد کا مرجع خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہمارا وہ ربّ ہے جو گمراہوں کو ہدایت دینے والا اور ذلیل لوگوں کو عزت بخشنے والا ہے۔اور وہ محمودوں کا محمود ہے (یعنی وہ ہستیاں جو خود قابل حمد ہیں، وہ سب اس کی حمد میں لگی ہوئی ہیں)۔اکثر علماء کے نزدیک لفظ شکر، حمد سے اس پہلو میں فرق رکھتا ہے کہ وہ ایسی صفات سے مختص ہے کہ جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے والی ہوں اور لفظ مدح لفظ حمد سے اس بات میں مختلف ہے کہ مدح کا اطلاق غیر اختیاری خوبیوں پر بھی ہوتا ہے۔اور یہ امر فصیح وبلیغ علماء اور ماہر ادباء سے مخفی نہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو حمد سے شروع کیا ہے نہ کہ شکر اور مدح سے۔کیونکہ لفظ حمد ان دونوں الفاظ کے مفہوم پر پوری طرح حاوی ہے۔اور وہ ان کا قائمقام ہوتا ہے مگر اس میں اصلاح، آرائش اور زیبائش کا مفہوم ان سے زائد ہے۔چونکہ کفار بلاوجہ اپنے بتوں کی حمد کیا کرتے تھے اور وہ ان کی مدح کے لئے حمد کا لفظ اختیار کرتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ معبود تمام عطایا اور انعامات کے سرچشمہ ہیں اور سخیوں میں سے ہیں۔اسی طرح ان کے مُردوں کی ماتم کرنے والیوں کی طرف سے مفاخر شماری کے وقت بلکہ میدانوں میں بھی اور ضیافتوں کے مواقع پر بھی اسی طرح حمد کی جاتی تھی جس طرح اس رزاق متولی اور ضامن اللہ تعالیٰ کی حمد کی جانی چاہئے۔"(کرامات الصادقین۔صفحہ ۶۴۔۶۵)

آپ مزید فرماتے ہیں کہ:"......لفظ حمد میں ایک اور اشارہ بھی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے (میرے) بندو! میری صفات سے مجھے شناخت کرو اور میرے کمالات سے مجھے پہچانو۔ میں ناقص ہستیوں کی مانند نہیں بلکہ میری حمد (کا مقام) انتہائی مبالغہ سے حمد کرنے والوں سے بڑھ کر ہے اور تم آسمانوں اور زمینوں میں کوئی قابل تعریف صفات نہیں پاؤ گے جو تمہیں میری ذات میں نہ مل سکیں۔اور اگر تم میری قابل حمد صفات کو شمار کرنا چاہو تو تم ہرگز انہیں نہیں گن سکو گے۔اگر چہ تم کتنا ہی جان توڑ کر سوچو اور اپنے کام میں مستغرق ہونے والوں کی طرح ان صفات کے بارہ میں کتنی ہی تکلیف اُٹھاؤ۔خوب سوچ کیا تمہیں کوئی ایسی حمد نظر آتی ہے جو میری ذات میں نہ پائی جاتی ہو۔کیا تمہیں ایسے کمال کا سراغ ملتا ہے جو مجھ سے اور میری بارگاہ سے بعید ہو۔اور اگر تم ایسا گمان کرتے ہو تو تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں اور تم اندھوں میں سے ہو"۔ (کرامات الصادقین۔صفحہ ۶۵۔۶۶)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔" تمام محامد جو عالم میں موجود ہیں اور مصنوعات میں پائی جاتی ہیں۔وہ حقیقت میں خدا کی ہی تعریفیں ہیں اور اسی کی طرف راجع ہیں کیونکہ جو خوبی مصنوع میں ہوتی ہے۔وہ حقیقت میں صانع کی ہی خوبی ہے یعنی آفتاب دنیا کو روشن نہیں کرتا حقیقت میں خدا ہی روشن کرتا ہے اور چاند رات کی تاریکی نہیں اٹھاتا حقیقت میں خدا ہی اُٹھاتا ہے اور بادل پانی نہیں برساتا حقیقت میں خدا ہی برساتا ہے۔اسی طرح جو ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی بینائی ہے اور جو کان سنتے ہیں وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی شنوائی ہے اور جو عقل دریافت کرتی ہے وہ حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی دریافت ہے اور جو کچھ آسمان کے اور زمین کے عناصر او صاف جمیلہ دکھارہے ہیں اور ایک خوبصورتی اور تر وتازگی جو مشہود ہو رہی ہے حقیقت میں وہ اسی صانع کی صفت ہے۔جس نے کمال اپنی صفت کاملہ سے ان چیزوں کو پہنایا ہے اور پھر بنانے پر ہی انحصار نہیں کیا بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ ایک رحمت شامل رکھی ہے، جس رحمت سے اس کا بقا اور وجود ہے۔اور پھر صرف اس پر ہی اختصار نہیں کیا بلکہ ایک چیز کو اپنے کمال اعلیٰ تک پہنچایا ہے۔جس سے قدر وقیمت اس شے کی کھل جاتی ہے پس حقیقت میں محسن اور منعم بھی وہی ہے اور جامع تمام خوبیوں کا بھی وہی ہے۔اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے: الحمدللہ رب العلمین۔" (الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: یہ ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اُسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء۔صفحہ ۶۳)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:" قصہ مختصر دعا سے، توبہ سے کام لو اور صدقات دیتے رہو تا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے ساتھ تم سے معاملہ کرے"۔

(ملفوظات جلد اوّل۔صفحہ ۱۳۴۔۱۳۵ جدید ایڈیشن)

ایک حدیث ہے حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ ہے جو ان میں سے لوگوں کا سب سے زیادہ شکر گزار ہو۔(المعجم الکبیر للطبرانی۔رقم ۶۴۸)

ایک اور مضمون میں اسی ضمن میں بیان کرنا چاہتا ہوں، بندوں کی شکر گزاری کا۔اور اسی طرح ایک ارشاد یہ بھی ہے کہ جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی ناشکر گزار ہے۔پس اسی لحاظ سے اب جلسے کے بعد میں ان تمام کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، ان کا شکر گزار ہوں جن میں ایک بہت بڑی تعداد نوجوانوں کی بھی ہے جنہوں نے رات دن ایک کرکے، انتھک محنت کرکے بڑی خوش اسلوبی سے تمام کاموں کو سرانجام دیا۔انتظامیہ کے اندازہ سے کہیں زیادہ مہمانوں کی آمد کی وجہ سے تمام انتظامات درہم برہم ہونے کا خطرہ تھا۔اور قدرتی طور پر ایسے حالات میں جب کہ موسم بھی قابل اعتبار نہ ہو۔اور پہلے دن تو جیسا کہ سب نے دیکھا، تیز ہوا کی وجہ سے بعض ہلکی مارکیاں جو رہائش کے لئے لگائی گئی تھیں وہ بھی کھڑی نہ رہ سکیں۔رہائش کی جگہ عمومی طور پر ویسے بھی تنگ ہوگئی۔کھانے کا انتظام بھی متاثر ہوسکتا تھا بلکہ آخری دن روٹی پلانٹ بھی خراب ہوگیا لیکن اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ کچھ دیر بعد ٹھیک ہوگیا۔تو قدرتی طور پر ایسے حالات میں Panic ہو جانا یا Panic پیدا ہو جانا کوئی ایسی بات نہیں جو نہ ہونی ہو۔لیکن بے انتہا حمد وشکر کے جذبات سے اس پیارے خدا کے آگے سر جھک جاتے ہیں کہ جس نے کسی افرا تفری کا ایسے حالات میں احساس بھی پیدا نہیں ہونے دیا اور پھر بے اختیار شکر کے جذبات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کے اُن کارکنوں کے لئے بھی پیدا ہوتے ہیں جنہوں نے یورپ کے اس ماحول میں پرورش پائی، پلے بڑھے، لیکن پھر بھی بے انتہا قربانی کے جذبے کے تحت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی میں حتی الوسع کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔پھر بعد میں صفائی کے کام کو بھی بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا اور مجھے امید ہے کہ اب تک اسلام آباد کی گراؤنڈز کا علاقہ بھی صاف ہو چکا ہوگا۔اللہ

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَدُّوا زَکٰوتَکُمْ

تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو

طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگولین کلکتہ 700001
دکان: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش: 237-0471'237-8468

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers
Off ; 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے، اپنے بے انتہا فضلوں سے نوازے۔ مجھے بڑی فکر تھی، طبعی طور پر مجھے فکر ہونی بھی چاہئے تھی۔ پہلا جلسہ تھا باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیار اور فضل کے جلوے دکھائے اور دکھاتا چلا جارہا ہے لیکن فکر یہ بھی تھی کہ کہیں کوئی بدانتظامی نہ ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ بہت سے شاملین جلسہ نے اس طور پر اظہار کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر انتظامات گزشتہ سالوں سے بہت بہتر تھے۔ الحمدللہ، الحمدللہ، الحمدللہ۔ اور ساتھ ہی مَیں جیسے کہ پہلے بھی تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرچکا ہوں، دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری فکر کو دور کیا۔ مَیں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس شکرگزاری کے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں لیکن اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے جس میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے کہ اللہ تجھے اس کی جزائے خیر دے، خیر اور اس کا بہترین بدلہ دے تو اس نے ثنا کا حق ادا کردیا۔ یعنی ایک حد تک شکرگزاری کا فرض پورا کردیا۔

اسی طرح مہمانوں نے کمال صبر و حوصلہ سے انتظامات میں کمیوں کو برداشت کیا اللہ تعالیٰ انہیں بھی جزا دے۔ جس طرح اس جلسہ میں تمام مہمانوں اور میزبانوں نے میرے لئے سکون کے سامان بہم پہنچائے، محبت و وفا کے معیار قائم کئے، اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں کو بھی اپنے فضلوں سے نوازتا رہے اور آپ کی جماعت اور خلافت سے یہ محبت ہمیشہ قائم رہے۔

آخر میں ایم ٹی اے کے کارکنوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ باہر سے متعدد خطوط آرہے ہیں کہ بہت اچھے پروگرام تھے اور بہت احسن رنگ میں انہوں نے تمام کارروائی ہم تک پہنچائی۔ اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔

فرماتے ہیں: ”مَیں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے جو مَیں، اس دنیا سے گزر جاؤں۔ مَیں اپنے اُس حقیقی آقا کے سوا دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا اور وہ ہر ایک دشمن سے مجھے اپنی پناہ میں رکھے گا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اوّلاً واٰخرًا وظاهرًا و باطنًا هو ولیّ فی الدنیا والاٰخرة وهو نعم المولیٰ ونعم النصیر ۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری مدد کرے گا اور وہ مجھے ہرگز ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ اگر تمام دنیا میری مخالفت میں درندوں سے بدتر ہو جائے تب بھی وہ میری حمایت کرے گا۔ مَیں نامرادی کے ساتھ ہرگز قبر میں نہیں اتروں گا۔ کیونکہ میرا خدا میرے ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوں۔ میرے اندرون کا جو اس کو علم ہے کسی کو بھی علم نہیں۔ اگر سب لوگ مجھے چھوڑ دیں تو خدا ایک اور قوم پیدا کرے گا جو میرے رفیق ہوں گے“۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری میں شامل رکھے۔

پھر فرماتے ہیں: ”نادان مخالف خیال کرتا ہے کہ میرے مکروں اور منصوبوں سے یہ بات بگڑ جائیگی اور یہ سلسلہ درہم برہم ہو جائے گا۔ مگر یہ نادان نہیں جانتا کہ جو آسمان پر قرار پاچکا ہے زمین کی طاقت میں نہیں کہ اس کو محو کرسکے۔ میرے خدا کے آگے زمین و آسمان کانپتے ہیں خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اور ضروری ہے کہ وہ اس سلسلہ کو چلاوے اور بڑھاوے اور ترقی دے جب تک وہ پاک اور پلید میں فرق کرکے نہ دکھلاوے۔ ہر ایک مخالف کو چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو اس سلسلہ کے نابود کرنے کے لئے کوشش کرے اور ناخنوں تک زور لگاوے اور پھر دیکھے کہ انجام کار وہ غالب ہوا یا خدا۔ پہلے اس سے ابوجہل اور ابولہب اور ان کے رفیقوں نے حق کے نابود کرنے کے لئے کیا کیا زور لگائے تھے۔ مگر اب وہ کہاں ہیں۔ وہ فرعون جو موسیٰ کو ہلاک کرنا چاہتا تھا اب اس کا کچھ پتہ ہے؟ پس یقیناً سمجھو کہ صادق ضائع نہیں ہوسکتا۔ وہ فرشتوں کی فوج کے اندر پھرتا ہے۔ بدقسمت وہ جو اس کو شناخت نہ کرے“۔ (براھین احمدیه حصه پنجم صفحه ۲۹۵۔۲۹۶)

بقیہ صفحہ: (1)

قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس جو لوگ محض خدا کیلئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۲۲۔۱۲۳)

لفظ رمضان کے معنی

’رمض‘ سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کیلئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش ملکر رمضان ہوا۔

اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ عرب کیلئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔

روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہو جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۰۹۔۲۱۰)

روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں

روزہ اور نماز دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہوسکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں۔ (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۳۷۹)

پانچ مجاھدے

خدا تعالیٰ نے دین اسلام میں پانچ مجاہدات مقرر فرمائے ہیں۔ نماز روزہ، زکوٰۃ صدقات، حج، اسلامی دشمن کا ذب اور دفع خواہ سیفی ہو خواہ قلمی۔ یہ پانچ مجاہدے قرآن شریف سے ثابت ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان میں کوشش کریں اور ان کی پابندی کریں۔ یہ روزے تو سال میں ایک ماہ کے ہیں۔ بعض اہل اللہ تو نوافل کے طور پر اکثر روزے رکھتے ہیں اور ان میں مجاہدہ کرتے ہیں ہاں دائمی روزے رکھنا منع ہے یعنی ایسا نہیں چاہئے کہ آدمی ہمیشہ روزے ہی رکھتا رہے بلکہ ایسا کرنا چاہئے کہ نفلی روزے کبھی رکھے اور کبھی چھوڑ دے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۳۳)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 5.10.03 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ”بجیلہ جمیل“ تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی نیز خادم دین بننے کیلئے دُعا کی گزارش ہے۔ (اعانت بدر 50 روپے)۔ (راجہ جمیل احمد صادق معلم سلسلہ)

ولادت

★ اللہ تعالیٰ نے مکرم عبدالستار صاحب آف قطر کو مورخہ 8.8.03 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بچے کا نام ”عبدالنور احمد“ تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عبدالحی صاحب رتنور صدر جماعت احمدیہ ہبلی کرناٹک کا پوتا ہے۔ بچہ کی صحت و سلامتی درازی عمر نیز روشن مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 500 روپے۔ (سعید الرحمٰن نیپالی معلم)

★ میرے بڑے بھائی مکرم ظفر احمد گلبرگی مبلغ سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 24.8.03 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کو حضور انور نے ازراہ شفقت تحریک وقف نو میں شامل فرمایا ہے۔ لڑکی کا نام نایلہ ظفر تجویز فرمایا ہے جو کہ مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگی مرحوم آف یادگیر کرناٹک کی پوتی ہے اور مکرم وسیم احمد صاحب مرحوم فیض آباد کی نواسی ہے اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و تندرستی کے ساتھ نیک صالح دین کی خادمہ اور سلسلہ کیلئے مفید وجود بنائے احباب جماعت سے عاجزانہ دُعاؤں کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (سعادت احمد گلبرگی جڑچرلہ۔ آندھرا پردیش)

☆۔ مورخہ 12.7.03 کو اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی سفیر احمد صاحب بھٹی کرنال مبلغ انچارج ہریانہ کو دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نومولودہ کا نام ”امۃ النور“ تجویز فرمایا تھا۔ نومولودہ وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نیز مکرم محمد صادق صاحب چارکوٹ کی پوتی اور مکرم نذیر محمد صاحب پونچھی قادیان کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم وسیم احمد صاحب ندیم ابن مکرم محمد حق صاحب مرحوم جماعت احمدیہ کالابن کوٹلی کا نکاح مکرمہ ثریا بانو بنت مکرم ناصر احمد صاحب سلیم جماعت احمدیہ بڈھانو راجوری کے ہمراہ 35000 روپے حق مہر پر مورخہ 28.12.02 کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے پڑھایا 27.4.03 کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے نیز مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے اعانت بدر 100 روپے۔

(ایوب علی خان مبلغ سلسلہ ہریانہ)

● خاکسار نے مورخہ 3.10.03 کو مسجد احمدیہ عثمان آباد میں عزیزہ طیبہ نیلوفر بنت مکرم عبداللطیف صاحب عثمان آباد کا نکاح ہمراہ مکرم طارق احمد چودھری ابن مکرم محمد یوسف چودھری گاندھی دھام مرحوم مبلغ اکاون ہزار روپے حق مہر پر پڑھا اور اسی دن عزیزہ کی تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔

(مظفر احمد فضل قادیان)

بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔

بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے

(قرآن مجید، احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے شرائط بیعت کی تفصیلات کا بیان)

(امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر اختتامی خطاب)

خطاب کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے سورۃ البقرہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت کی:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ۔ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ

(سورۃ البقرہ: ۲۰۸) اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کیلئے بیچ ڈالتا ہے۔ اور اللہ بندوں کے حق میں بہت مہربانی کرنے والا ہے۔

پھر فرمایا: کہ آج کا مضمون شرائط بیعت پر ہے۔ بعض دوستوں کے خطوط آئے کہ ہم نے تجدید بیعت تو کر لی ہے لیکن ہمیں پوری طرح ادراک نہیں اور نہ ہمیں پتہ ہے کہ وہ بیعت کی دس شرائط کیا ہیں جن کو ہم نے ماننا ہے مجھے خیال ہوا میں نے محسوس کیا کہ بہتر ہے مناسب ہے کہ آج جلسہ کے موقع پر ہی اس عنوان پر کچھ کہوں۔ کیونکہ کافی لمبا مضمون ہے تمام شرائط کا احاطہ کرنا تو یہاں مشکل ہے لیکن چند ایک کے بارہ میں کچھ تفصیل بتاؤں گا اور پھر آئندہ انشاء اللہ یہ مضمون خطبے میں یا کسی اور موقع پر پیش کروں گا۔

تو سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ بیعت ہے کیا۔ اس کی وضاحت میں احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے کرتا ہوں۔

حضور فرماتے ہیں ”یہ بیعت جو ہے اس کے معنے اصل میں اپنے تئیں بیچ دینا ہے۔ اس کی برکات اور تاثیرات اسی شرط سے وابستہ ہیں جیسے ایک تخم زمین میں بویا جاتا ہے تو اس کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے کہ گویا وہ کسان کے ہاتھ سے بویا گیا اور اس کا کچھ پتہ نہیں کہ اب وہ کیا ہوگا۔ لیکن اگر وہ تخم عمدہ ہوتا ہے اور اس میں نشوونما کی قوت موجود ہوتی ہے۔ تو خدا کے فضل سے اور اس کسان کی سعی سے وہ اُوپر آتا ہے اور ایک دانہ کا ہزار دانہ بنتا ہے۔ اسی طرح سے انسان بیعت کنندہ کو اوّل انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اُسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا“۔

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۷۳)

پھر آپؑ فرماتے ہیں ”بیعت سے مراد خدا تعالیٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے اپنی جان آج خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں چل کر انجام کار کوئی شخص نقصان اٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا۔ نقصان اسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کیلئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالیٰ سے اس نے کیا ہے توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے وہ یاد رکھے بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اُسے نہ چھڑا سکے گا۔ اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے جو اس سے دریافت کرے گا کہ تو نے میرا پاس کیوں نہیں کیا؟ اس لئے ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ خدا جو مالک السمٰوٰت والارض ہے اس پر ایمان لاوے اور سچی توبہ کرے۔“

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۹، ۳۰)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ بیعت چیز کیا ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک یہ بات سمجھ جائے کہ اس کی ذات اب اس کی اپنی ذات نہیں رہی۔ اب ہمیں بہر حال اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنی ہوگی، ان کا تابع ہونا ہوگا۔ ہمارا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے ہوگا۔ تو یہی خلاصہ ہے۔ دس شرائط بیعت کا۔

اب مختلف حدیثیں مَیں پیش کرتا ہوں جن میں بیعت کے متعلق مختلف الفاظ ملتے ہیں۔

عائذ اللہ بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ عبادہؓ بن صامت ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے غزوۂ بدر میں شمولیت اختیار کی اور جنہوں نے بیعت عقبہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ عبادہؓ بن صامت نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس وقت فرمائی جب آپ کے گرد صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی۔ آؤ میری اس شرط پر بیعت کرو ”اَلَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا“ کہ تم اللہ کا کسی چیز کو بھی شریک نہ قرار دو گے اور نہ تم چوری کرو گے اور نہ ہی تم زنا کرو گے اور نہ تم اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ تم بہتان طرازی کرو گے اور نہ ہی تم کسی معروف بات میں میری نافرمانی کرو گے۔

پس تم میں سے جس نے اس عہد بیعت کو پورا کر دکھایا تو اس کو اجر دینا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اور جس نے اس عہد میں کچھ بھی کمی کی اور اس کی اسے دنیا میں سزا مل گئی تو یہ سزا اس کے لئے کفارہ بن جائے گی۔ اور جس نے اس عہد بیعت میں کچھ کمی کی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر چاہے تو اسے سزا دے اور اگر وہ پسند فرمائے گا تو اس سے درگزر فرمائے گا۔

(صحیح بخاری. کتاب مناقب الانصار. باب وفود الانصار الی النبیؐ بمکۃ ربیعۃ العقبۃ)

پھر ایک حدیث ہے۔ حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت اس شرط پر کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے، آسانی میں بھی اور تنگی میں بھی، خوشی میں بھی اور رنج میں بھی اور ہم اُولوالامر سے نہیں جھگڑیں گے اور جہاں کہیں بھی ہم ہوں گے حق پر قائم رہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ (بخاری کتاب البیعت باب البیعۃ علی السمع والطاعۃ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی بیعت کلام کے ساتھ آیت کریمہ ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (الممتحنۃ آیت ۱۳) اے نبی! جب تیرے پاس عورتیں مسلمان ہو کر آئیں اور بیعت کرنے کی خواہش کریں، اس شرط پر کہ وہ اللہ کا شریک کسی کو نہیں قرار دیں گی اور نہ ہی چوری کریں گی اور نہ ہی زنا کریں گی اور نہ ہی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ ہی کوئی جھوٹا بہتان کسی پر باندھیں گی۔ اور نیک باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔ تو ان کی بیعت لے لیا کر، اور ان کے لئے استغفار کیا کر۔ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بے حد رحم کرنے والا ہے۔ اس کے مطابق آنحضرت ﷺ بیعت لیتے تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ بیعت لیتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک کسی عورت کے ہاتھ سے مس نہ ہوتا تھا سوائے اس عورت کے جو آپ کی اپنی ہوتی۔

(صحیح بخاری. کتاب الاحکام. باب بیعۃ النساء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت لینے کے آغاز سے قبل بعض نیک فطرت اور اسلام کا درد رکھنے والے بزرگوں کو یہ احساس تھا کہ اس وقت اسلام کی اس ڈولتی کشتی کو ڈوبنے سے بچانے والا اور اسلام کا صحیح درد رکھنے والا اگر کوئی شخص ہے تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں اور یہی مسیح و مہدی بھی ہیں۔ چنانچہ لوگ آپ سے درخواست کیا کرتے تھے کہ آپ بیعت لیں لیکن حضور ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ ”لَسْتُ بِمَامُوْرٍ“ (یعنی میں مامور نہیں ہوں)۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے میر عباس علی صاحب کی معرفت مولوی عبدالقادر صاحبؓ کو صاف صاف لکھا کہ ”اس عاجز کی فطرت پر توحید اور تفویض الی اللہ غالب ہے اور .... چونکہ بیعت کے بارے میں اب تک خداوند کریم کی طرف سے کچھ علم نہیں۔ اس لئے تکلف کی راہ میں قدم رکھنا جائز نہیں۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ مولوی صاحب اخوت دین کے بڑھانے میں کوشش کریں۔ اور اخلاص اور محبت کے چشمہ صافی سے اس پودا کی پرورش میں مصروف رہیں تو یہی طریق انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔ (حیات احمد جلد دوم نمبر دوم صفحہ ۱۲، ۱۳)

آخر چھ سات سال بعد ۱۸۸۸ء کی پہلی سہ ماہی یعنی شروع کے تین مہینوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ یہ ربانی حکم جن الفاظ میں پہنچا وہ یہ تھے۔ ”اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا۔ اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ۔

(اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء صفحہ ۲)

یعنی جب تو عزم کر لے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت کشتی تیار کر۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔

حضور کی جو طبیعت تھی وہ ایسی تھی کہ اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں۔ اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کا انتظار رہا کہ جو مخلصوں اور

منافقوں میں امتیاز کر دکھلائے۔ سو اللہ جل شانہ نے اپنی کمال حکمت و رحمت سے وہ تقریب اسی سال نومبر ۱۸۸۸ء میں بشیر اول کی وفات سے پیدا کر دی۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ بیٹے تھے) ملک میں آپ کے خلاف ایک شور مخالفت برپا ہوا اور خام خیال بدظن ہو کر الگ ہو گئے لہٰذا آپ کی نگاہ میں یہی موقعہ اس بابرکت سلسلے کی ابتداء کے لئے موزوں قرار پایا۔ اور آپ نے یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے بیعت کا اعلان عام فرما دیا۔ حضرت اقدس نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں۔ (اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء)۔ یعنی پہلے دعا کریں، استخارہ کریں، پھر بیعت کریں۔

اس اشتہار کے بعد حضرت اقدس قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان واقع محلہ جدید میں فروکش ہوئے۔ (حیات احمد جلد سوم حصہ اول صفحہ ۱)

یہاں سے آپ نے ۴/ مارچ ۱۸۸۹ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا۔ ’’یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے۔ تا ایسا متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو۔ اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نا اتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں۔ اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ بھی غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آئے .... خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا۔ اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ اور وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشینگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آب پاشی کرے گا اور اس کو نشو و نما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے۔ وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔‘‘

اسی اشتہار میں آپ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے اصحاب ۲۰/ مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ (تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۵)

چنانچہ اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۳/ مارچ ۱۸۸۹ء کو صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں بیعت لی اور حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحبؓ کی روایت کے مطابق بیعت کے تاریخی الفاظ کے لئے ایک رجسٹر تیار کیا گیا جس کا نام بیعت توبہ برائے تقویٰ و طہارت، رکھا گیا۔

اس زمانہ میں حضور علیہ السلام بیعت کرنے کے لئے ایک کمرے میں ہر ایک کو الگ الگ بلاتے تھے اور بیعت لیتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلی بیعت آپ نے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی لی۔ بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے ہوئے حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

’’اس جماعت میں داخل ہو کر اول زندگی میں تغیر کرنا چاہئے۔ کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام کو نظر خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔‘‘

’’ہمہ وجوہ اسباب پر سرنگوں ہونا اور اسی پر بھروسہ کرنا اور خدا پر توکل چھوڑ دینا یہ شرک ہے اور گویا خدا کی ہستی سے انکار۔ رعایت اسباب اس حد تک کرنی چاہئے کہ شرک لازم نہ آئے۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ ہم رعایت اسباب سے منع نہیں کرتے مگر اس پر بھروسہ کرنے سے منع کرتے ہیں۔ دست در کار دل بایار والی بات ہونی چاہئے‘‘۔

آپ فرماتے ہیں: ’’دیکھو تم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نباہنا مشکل ہے۔ کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپروا کر دے۔ دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے۔ اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے تیار رہو۔‘‘

فرمایا: ’’فتنہ کی کوئی بات نہ کرو۔ شر نہ پھیلاؤ۔ گالی پر صبر کرو۔ کسی کا مقابلہ نہ کرو۔ جو مقابلہ کرے اس سے بھی سلوک اور نیکی کے ساتھ پیش آؤ۔ شیریں بیانی کا عمدہ نمونہ دکھلاؤ۔ سچے دل سے ہر ایک حکم کی اطاعت کرو کہ خدا راضی ہو جائے۔ اور دشمن بھی جان لے کہ اب بیعت کر کے یہ شخص وہ نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مقدمات میں سچی گواہی دو۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے والے کو چاہئے کہ پورے دل، پوری ہمت اور ساری جان سے راستی کا پابند ہو جائے۔‘‘ (ذکر حبیب صفحہ ۴۳۶ تا ۴۳۹)

مارچ ۱۹۰۳ء میں۔ عید کا دن تھا، چند احباب بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا:

’’دیکھو جس قدر آپ لوگوں نے اس وقت بیعت کی ہے (لگتا ہے بیعت کے لئے لوگ آئے ہوئے تھے) اور جو پہلے کر چکے ہیں ان کو چند کلمات بطور نصیحت کے کہتا ہوں۔ چاہئے کہ اسے پوری توجہ سے سنیں۔

آپ لوگوں نے یہ بیعت، بیعتِ توبہ کی ہے۔ توبہ دو طرح ہوتی ہے۔ ایک تو گزشتہ گناہوں سے یعنی ان کی اصلاح کرنے کے واسطے جو کچھ پہلے غلطیاں کر چکا ہے ان کی تلافی کرے اور حتی الوسع ان بگاڑوں کی اصلاح کی کوشش کرنا اور آئندہ کے گناہوں سے باز رہنا اور اپنے آپ کو اس آگ سے بچائے رکھنا۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ توبہ سے تمام گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ وہ توبہ صدق دل اور خلوص نیت سے ہو اور کوئی پوشیدہ دغابازی دل کے کسی کونہ میں پوشیدہ نہ ہو۔ وہ دلوں کے پوشیدہ اور مخفی رازوں کو جانتا ہے۔ وہ کسی کے دھوکہ میں نہیں آتا۔ پس چاہئے کہ اس کو دھوکہ دینے کی کوشش نہ کی جاوے اور صدق سے، نہ نفاق سے، اس کے حضور توبہ کی جاوے۔ توبہ انسان کے واسطے کوئی زائد یا بے فائدہ چیز نہیں ہے اور اس کا اثر صرف قیامت پر ہی منحصر نہیں بلکہ اس سے انسان کی دنیا اور دین دونوں سنور جاتے ہیں۔ اور اسے اس جہان میں اور آنے والے جہان دونو میں آرام اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔‘‘ (ملفوظات۔ جلد پنجم۔ صفحہ ۱۸۷، ۱۸۸)

اب مَیں جو دس شرائط بیعت ہیں ان کو تھوڑا تفصیل سے بیان کروں گا۔ ان میں چند شرائط لی ہیں پوری تو بیان نہیں ہو سکتیں۔

شرائط بیعت میں شرط اول، پہلی شرط یہ ہے کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سورۃ النساء آیت ۴۹ میں ﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۔ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا﴾۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا اس کو کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لئے وہ چاہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ اختراع کیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس ضمن میں فرماتے ہیں: ’’اسی طرح پر خدا نے قرآن میں فرمایا ﴿وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ﴾ یعنی ہر ایک گناہ کی مغفرت ہوگی مگر شرک کو خدا نہیں بخشے گا۔ پس شرک کے نزدیک مت جاؤ اور اس کو حُرمت کا درخت سمجھو۔

پھر فرمایا: یہاں شرک سے صرف یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جائے بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور معبودات دنیا پر زور دیا جاوے۔ اسی کا نام شرک ہے۔

پھر قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِہٖ وَھُوَ یَعِظُہٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ ۔ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ﴾ اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا جب وہ اسے نصیحت کر رہا تھا کہ اے میرے پیارے بیٹے اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا یقیناً شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

ایک حدیث ہے۔ آنحضرت ﷺ کو اپنی امت میں شرک کا خدشہ تھا۔

عبادہ بن نسی نے ہمیں شداد بن اوس کے بارہ میں بتایا کہ وہ رو رہے تھے۔ انہیں پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے کہا۔ مجھے ایک ایسی چیز یاد آ گئی تھی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس پر مجھے رونا آ گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا آپؐ نے فرمایا۔ میں اپنی امت کے بارہ میں شرک اور مخفی خواہشوں سے ڈرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! البتہ میری امت شمس و قمر، بتوں اور پتھروں کی عبادت تو نہیں کریں گے۔ مگر اپنے اعمال میں ریاء سے کام لیں گے اور مخفی خواہشات میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اگر ان میں سے کوئی روزہ دار ہونے کی حالت میں صبح کرے گا پھر اس کو اس کی کوئی خواہش معارض ہوگی تو وہ روزہ ترک کر کے اس خواہش میں مبتلا ہو جائے گا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۲۴ مطبوعہ بیروت)

گو جس طرح اس حدیث سے ظاہر ہے کہ ظاہری شرک، بتوں، مورتیوں، چاند کی عبادت کر کے نہ بھی ہو تو ریاء اور خواہشات کی پیروی بھی شرک ہے۔ اگر ایک ماتحت اپنے افسر کی اطاعت سے بڑھ کر خوشامد کی حد تک اس کے آگے پیچھے پھرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس سے میری روزی وابستہ ہے تو یہ بھی شرک کی ہی ایک قسم ہے۔ اگر کسی کو اپنے بیٹوں پر ناز ہے کہ میرے اتنے بیٹے ہیں اور یہ بڑے ہو رہے ہیں اور کام پر لگ جائیں گے، کمائیں گے، مجھے سنبھالیں گے اور اب مَیں آرام سے اپنی بقیہ عمر گزاروں گا۔ یا میرے ان جوان بیٹوں کی وجہ سے میرے شریک میرا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ برصغیر میں شریکے کی بلکہ تیسری دنیا ساری میں ایک رسم ہے بڑی گندی۔ میرے شریک میرا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ مکمل انحصار ان بیٹوں پر ہے۔ اور وہ ناخلف نکلتے ہیں یا کسی حادثہ میں فوت ہو جاتے ہیں یا معذور ہو جاتے ہیں تو ایسے شخص کے تو تمام سہارے ختم ہو گئے۔

تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو

خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے۔ ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔ بت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بت ہے۔ .... یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو، خواہ انسان ہو، خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا۔ کوئی مُعِزّ اور مُذِلّ خیال نہ کرنا۔ کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔ اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا۔ اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اوّل ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔ دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار دینا۔ اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رسان نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گردانا۔ اور اسی میں کھوئے جانا''۔ (سراج الدین عیسائی کے چارسوالوں کا جواب. روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۳۴۹، ۳۵۰)

تو اس کی پہلے مَیں نے مختصر وضاحت کر دی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے سوا اس کے کسی اسم، کسی فعل اور کسی عبادت میں غیر کو شریک کرنا، یہ شرک ہے۔ اور تمام بھلے کام اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کے لئے کرے اس کا نام عبادت ہے۔ لوگ مانتے ہیں کہ کوئی خالق خدا تعالیٰ کے سوا نہیں۔ اور یہ بھی مانتے ہیں کہ موت اور حیات خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں اور قبضۂ اقتدار و اختیار میں ہے۔ یہ مان کر بھی دوسرے کے لئے سجدہ کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور طواف کرتے ہیں۔ عبادت الٰہی کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے روزوں کو چھوڑ کر دوسروں کے روزے رکھتے اور خدا تعالیٰ کی نمازوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے غیر اللہ کی نمازیں پڑھتے ہیں اور ان کے لئے زکوتیں دیتے ہیں۔ ان اوہام باطلہ کی بیخ کنی کے لئے اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔'' (خطبات نور صفحہ ۷، ۸)

شرائط بیعت میں سے دوسری شرط یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

اس ایک شرط میں نو قسم کی برائیاں بیان کی گئی ہیں کہ ہر بیعت کرنے والے کو، ہر ایک شخص کو جو اپنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ان برائیوں سے بچنا ہے۔ اصل میں تو سب سے بڑی برائی جھوٹ ہے۔ اس لئے جب کسی شخص نے آنحضرت ﷺ سے یہ کہا کہ مجھے کوئی ایسی نصیحت کریں جس پر مَیں عمل کر سکوں کیونکہ میرے اندر بہت ساری برائیاں ہیں اور تمام برائیوں کو مَیں چھوڑ نہیں سکتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ عہد کرو کہ ہمیشہ سچ بولو گے اور کبھی جھوٹ نہیں بولو گے۔ اس وجہ سے ایک ایک کر کے اس کی ساری برائیاں چھوٹ گئیں کیونکہ جب بھی اسے کسی برائی کا خیال آیا اور ساتھ ہی یہ خیال آتا کہ جب پکڑا گیا تو آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش ہوں گا۔ جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ کیا ہے۔ سچ بولا تو یا تو شرمندگی ہوگی یا سزا ملے گی۔ اس طرح آہستہ آہستہ کر کے اس کی تمام برائیاں ختم ہو گئیں۔ اصل میں تو جھوٹ ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

اب اس کی مزید وضاحت مَیں کرتا ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَاُحِلَّتْ لَکُمُ الْاَنْعَامُ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (الحج: ۳۱)۔

ترجمہ ہے۔ اور جو بھی اُن چیزوں کی تعظیم کرے گا جنہیں اللہ نے حرمت بخشی ہے تو یہ اس کے لئے اس کے ربّ کے نزدیک بہتر ہے۔ اور تمہارے لئے چوپائے حلال کر دیئے گئے سوائے ان کے جن کا ذکر تم سے کیا جاتا ہے۔ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔

شرک کے ساتھ ہی جھوٹ بھی ملایا گیا۔ پھر فرمایا: ﴿اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ۔ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی۔ اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ بَیْنَھُمْ فِیْ مَا ھُمْ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ کٰذِبٌ کَفَّارٌ﴾ (الزمر: ۴)

خبردار! خالص دین ہی اللہ کے شایانِ شان ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اُس کے سوا دوست اپنا لئے ہیں (کہتے ہیں کہ) ہم اس مقصد کے سوا اُن کی عبادت نہیں کرتے کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہوئے قرب کے اونچے مقام تک پہنچا دیں۔ یقیناً اللہ اُن کے درمیان اُس کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اللہ ہرگز اُسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا (اور) سخت ناشکرا ہو۔

مسلم کی ایک حدیث ہے۔ عبداللہ بن عمرو ابن عاص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار باتیں ایسی ہیں جو جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان میں سے ایک بات پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصلت پائی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کو چھوڑ دے۔

(۱) جب وہ گفتگو کرتا ہے تو کذب بیانی سے کام لیتا ہے۔ جب وہ باتیں کر رہا ہوتا ہے تو اس میں جھوٹ کی ملاوٹ ہوتی ہے اور جھوٹی باتیں کر رہا ہوتا ہے۔

(۲) اور جب معاہدہ کرتا ہے تو غداری کا مرتکب ہوتا ہے۔

(۳) اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ (یہ بھی جھوٹ کی ایک قسم ہے)۔

(۴) اور جب جھگڑتا ہے تو گالی گلوچ سے کام لیتا ہے۔ یہ ساری باتیں جھوٹ سے تعلق رکھنے والی ہیں۔

پھر ایک حدیث ہے۔ حضرت امام مالک بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہا کرتے تھے۔ تمہیں سچائی اختیار کرنی چاہئے کیونکہ سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے اور نافرمانی جہنم تک پہنچا دیتی ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں؟ کہ کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ بولا اور فرمانبردار ہو گیا اور جھوٹ بولا تو مبتلاء فجور ہو گیا۔

(مؤطا امام مالک۔ باب ماجاء فی الصدق و الکذب)

پھر مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی چھوٹے بچے کو کہا آؤ مَیں تمہیں کچھ دیتا ہوں۔ (اب یہ تربیت کے لئے بہت ضروری ہے)۔ جس نے کسی چھوٹے بچے کو کہا آؤ مَیں تمہیں کچھ دیتا ہوں پھر وہ اس کو دیتا کچھ نہیں تو یہ جھوٹ میں شمار ہوگا۔ اب بچوں کی تربیت کے لئے دیکھیں مذاق مذاق میں بھی ایسی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۴۹ مطبوعہ بیروت)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف۔ اور جو انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف۔ اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

عبداللہؓ بن عمرو بن العاص روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ جنت کا عمل کیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا: سچ بولنا۔ اور جب کوئی بندہ سچ بولتا ہے تو وہ فرمانبردار بن جاتا ہے۔ اور جب وہ فرمانبردار بن جاتا ہے تو حقیقی مومن بن جاتا ہے۔ اور جب کوئی حقیقی مومن ہو جاتا ہے تو انجامکار وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس شخص نے دوبارہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ دوزخ میں لے جانے والا عمل کون سا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جھوٹ۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے تو نافرمانی کرتا ہے اور جب کوئی نافرمانی کرتا ہے تو کفر کرتا ہے اور جب کوئی کفر پر قائم ہو جاتا ہے تو انجامکار وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (الحج: ۳۱) دیکھو یہاں جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے۔ اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے۔ ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہانتک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دور نہیں ہوتا۔ مدت تک ریاضت کریں تب جا کر سچ بولنے کی عادت ان کو ہوگی۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۶۶ مطبوعہ ربوہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں: اور منجملہ انسان کی طبعی حالتوں کے جو اس کی فطرت کا خاصہ ہے سچائی ہے۔ انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرک نہ ہو جھوٹ بولنا نہیں چاہتا۔ اور جھوٹ کے اختیار کرنے میں ایک طرح کی نفرت اور قبض اپنے دل میں پاتا ہے۔ اسی وجہ سے جس شخص کا صریح جھوٹ ثابت ہو جائے اس سے ناخوش ہوتا ہے اور اس کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ لیکن صرف یہی طبعی حالت اخلاق میں داخل نہیں ہو سکتی بلکہ بچے اور دیوانے بھی اس کے پابند رہ سکتے ہیں۔ سو اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو۔ جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ اگر انسان صرف ایسی باتوں میں سچ بولے جن میں اس کا چنداں ہرج نہیں (کچھ حرج نہیں) اور اپنی عزت یا مال یا جان کے نقصان کے وقت جھوٹ بول جائے اور سچ بولنے سے خاموش رہے تو اس کو دیوانوں اور بچوں پر کیا فوقیت ہے۔ کیا پاگل اور نابالغ لڑکے بھی ایسا سچ نہیں بولتے؟ دنیا میں ایسا کوئی بھی نہیں ہوگا کہ جو بغیر کسی تحریک کے خواہ نخواہ جھوٹ بولے۔ پس ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے حقیقی اخلاق میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو۔ اس میں خدا کی تعلیم یہ ہے۔

﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾۔ (الحج آیت ۳۱) ﴿وَلَا یَاْبَ الشُّھَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا﴾۔ (البقرہ آیت ۲۸۳) ﴿وَلَا تَکْتُمُوا الشَّھَادَۃَ وَمَنْ یَّکْتُمْھَا فَاِنَّہٗٓ اٰثِمٌ

قَلْبُهٗ﴾۔ (البقرہ آیت ۲۸۴) ﴿وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى﴾(الانعام آیت ۱۵۳)۔ ﴿كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ﴾ (النساء آیت:۳) ۔ ﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا﴾ (المائدة آیت ۹)۔ ﴿وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ﴾(الاحزاب آیت ۳۶)۔ ﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر آیت ۴)۔ ﴿لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ﴾۔(الفرقان آیت ۷۳)

یہ بیان کرتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۔ان آیتوں کا ترجمہ یہ ہے

بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو۔ یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے۔ جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جب تم سچی گواہی کے لئے بلائے جاؤ تو جانے سے انکار مت کرو۔ اور سچی گواہی کو مت چھپاؤ اور جو چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہے۔ اور جب تم بولو تو وہی بات منہ پر لاؤ جو سراسر سچ اور عدالت کی بات ہے۔ اگر چہ تم اپنے کسی قریبی پر گواہی دو۔ حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ۔ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔ جھوٹ مت بولو۔ اگر چہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے۔ یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے یا اور قریبیوں کو جیسے بیٹے وغیرہ کو۔ اور چاہئے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے۔ سچے مرد اور سچی عورتیں بڑے بڑے اجر پائیں گے۔ ان کی عادت ہے کہ اوروں کو بھی سچ کی نصیحت دیتے ہیں۔ اور جھوٹوں کی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ۔روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۰،۳۶۱)

پھر اسی شرط دوم میں زنا سے بچنے کی شرط ہے۔ تو اس بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۔ وَسَآءَ سَبِيْلًا﴾(بنی اسرائیل آیت ۳۳)۔ اور زنا کے قریب نہ جاؤ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت برا راستہ ہے۔

ایک حدیث ہے کہ محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے درج ذیل امور کی نصیحت کی، پھر ایک لمبی روایت بیان کی جس میں سے ایک نصیحت یہ ہے کہ عفت یعنی پاکدامنی اور سچائی، زنا اور کذب بیانی کے مقابلہ میں بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: '' اور زنا کے قریب مت جاؤ۔ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو۔ جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو۔ اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ زنا کی راہ بہت بری ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے۔ اور تمہاری آخری منزل کیلئے سخت خطرناک ہے۔ اور جس کو نکاح میسر نہ آوے چاہئے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے۔ مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۲)

آپ نے فرمایا ہے کہ ایسی چیزوں سے دور رہو جن سے خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہے۔ نوجوانوں میں ہر جگہ میں بعض جگہ یہ عادت ہو جاتی ہے۔ فلمیں دیکھتے ہیں جو اس قابل نہیں ہوتیں۔ بڑی اخلاق سے گری ہوئی ہوتی ہیں۔ ان سے بھی بچنا چاہئے۔ یہ بھی زنا کی ایک قسم ہی ہے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

قرارداد تعزیت بروفات

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب اشرف مرحوم لندن

ہم ممبران مجلس عاملہ جماعت احمدیہ یوکے مکرم چوہدری محمد شریف اشرف صاحب سابق ایڈیشنل وکیل المال لندن کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں مرحوم نے ابتدائی تعلیم قادیان سے حاصل کر کے 1945 میں زندگی وقف کی 1953 میں گریجویشن کے بعد حضرت المصلح الموعودؓ کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری مقرر ہوئے حضور کے سفر یورپ 56-1955 میں شریک سفر ہوئے۔ آپ 1962ء تک پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی لندن آمد پر حضور نے آپکو ایڈیشنل وکیل المال لندن نامزد فرمایا۔ اس فرض کو آپ نے 1999 تک احسن رنگ میں نبھایا۔

مرحوم نیک متقی دعاگو موصی بزرگ تھے 83 سال کی فعال زندگی گذار کر ۱۱؍ اگست کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم مرحوم کے بیٹوں اور بیٹیوں سے دلی غم اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام محمود عطا فرمائے۔ آمین۔

(ممبران مجلس عاملہ یوکے)

انعامی مقالہ نویسی

تعلیمی سال 2003-2004 کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے انعامی مقالہ کیلئے درج ذیل عنوان کا انتخاب کیا ہے۔ ''پانی کی بڑھتی ہوئی قلت اور اس کا حل'' مقالہ میں اول اور دوم آنے والے مقالہ نگاروں کو -/3500 اور -/1500 روپے کا انعام دیا جائے گا۔

شرائط مقالہ:۔

مضمون کم از کم 10,000 (دس ہزار) الفاظ پر مشتمل ہو جو زبان اُردو ہندی۔ انگریزی اور عربی میں لکھا جا سکتا ہے۔

☆ مضمون کے حوالہ جات مستند ہوں۔

☆ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆ مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اسکی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہونگے کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہیں رکھی گئی ہے۔

تمام احباب جماعت خصوصاً طلبا کو تحریک کی جاتی ہے کہ اس انعامی مقابلہ میں ذوق شوق سے حصہ لیکر اپنی تعلیمی قابلیت میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں۔ صحافت میں حصہ لینے سے انسان کے علم میں غیر معمولی اضافہ ہوتا ہے۔ یہ بات انگریزی کی ایک ضرب المثل سے عیاں ہے۔

Reading makes an informed man writing makes a perfect man

مقالہ مورخہ 31.1.2004 تک نظارت کو بذریعہ رجسٹری بنام نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ارسال کیا جائے۔ (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

افسوس میرے والد مکرم سلیم احمد صاحب ناصر وفات پاگئے

افسوس! میرے والد مکرم سلیم احمد صاحب ناصر ریڈیو میکر ولد مکرم ماسٹر نثار احمد صاحب مرحوم چند دن کی شدید علالت کے بعد بعمر ۶۰ سال مورخہ ۲۸ راگست ۲۰۰۳ء کو وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ دادا جان مرحوم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریک پر قادیان کی آبادی کیلئے تشریف لائے تھے اس کے بعد سے آپ دائمی طور پر قادیان میں ہی رہائش پذیر ہو گئے۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا آپ کے ذریعہ پھیرو چیچی گاؤں میں ایک خاندان کو قبول احمدیت کی توفیق ملی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خلافت کے ابتدائی دور میں حضور کے خطبات کی کیسٹ کر کے نہایت رعایتی قیمت پر لوگوں کو دیتے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

والد صاحب مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند نہایت سادہ و خاموش طبیعت اور ملنسار اور کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے سوگوار بیوہ کے علاوہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (نعیم احمد ناصر ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

افسوس مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش وفات پاگئے

افسوس مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش قادیان ابن مکرم میاں فضل کریم صاحب مرحوم مختصر سی علالت کے بعد ۲۵ رستمبر کو بعمر ۸۷ سال وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی پیدائش گجرانوالہ میں ہوئی ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے مختلف جگہوں پر درزی کا کام کیا۔ تقسیم ملک کے وقت آپ قادیان میں آگئے اور درویشان کے زمرہ میں شامل ہونے کی سعادت ملی اور شروع دور درویشی سے آخر تک ذاتی طور پر کام کر کے گزر اوقات کی اور انجمن پر کسی قسم کا بوجھ نہیں بنے۔

مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند۔ متقی اور غریبوں کا خیال رکھنے والے بزرگ درویش تھے۔ آپ کی اہلیہ دو سال قبل وفات پاگئی تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں جو سب شادی شدہ ہیں۔ اسی روز بعد نماز عصر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضاء نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)

بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

فضائل رمضان اور شب قدر

مولوی فضل الحق خان مبلغ سلسلہ احمدیہ کرناٹک

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اسکی غرض خلقت بیان کرتے ہوئے فرمایا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی میں نے ہر انسان کو چاہے وہ کسی بھی طبقہ کے ساتھ تعلق رکھنے والا کیوں نہ ہو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ گویا کہ انسان کی خلقت کی غرض عبادت الٰہی ہے۔

قرآن کریم میں مذکور نماز، روزہ، زکوۃ، حج، وغیرہ ہر عبادت الٰہی میں ہر ایک کی اپنی حکمت پنہاں ہے جیسا کہ نماز کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر کہ نماز انسان کو سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ (العنکبوت ۴۶)

اسی طرح ماہ رمضان کے روزے قرآن سنت اور اجماع امت کی رو سے فرض ہیں جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون. شھر رمضان الذی انزل فیه القران ھدی للناس وبینات من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمه (البقرہ: ۱۸۵۔ ۱۸۳) یعنی اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ تم سے پہلے فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ جو انسانوں کیلئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہٰذا اب تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اس کے روزے رکھے چنانچہ حدیث شریف میں ماہ رمضان کی فضیلت یوں بیان کی گئی ہے کہ۔

رمضان کی فضیلت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جب رمضان آیا تو نبی کریمؐ نے فرمایا تم پر ایک ایسا بابرکت مہینہ سایہ فگن ہوا ہے جس کے روزے اللہ نے تم پر فرض کئے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس کے خیر سے محروم رہا وہ محروم ہی رہ گیا''
(نسائی)

ایک اور حدیث میں حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ''یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کے آغاز میں رحمت ہے وسط میں مغفرت ہے اور آخر میں دوزخ سے رہائی ہے۔ اور جس نے رمضان کے زمانے میں اپنے غلام سے ہلکی خدمت لی اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔
(بیہقی)

رمضان نیکیوں کا موسم بہار

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا ''جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دوازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں اور رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔
(بخاری ومسلم)

تمام گزشتہ گناہوں کی بخشش کا زمانہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے وہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جو اس سے پہلے سرزد ہوئے ہوں گے۔ اور جس شخص نے رمضان میں قیام کیا (عبادات میں لگا رہا) ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے وہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جو اس نے پہلے کئے ہوں گے اور جس شخص نے لیلۃ القدر میں قیام کیا۔ ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اسکے وہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے جو اس نے پہلے کئے ہوں گے۔ (بخاری ومسلم)

روزے کے اجر کی کوئی حد نہیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل اس کیلئے کئی گنا بڑھایا جاتا ہے یہاں تک کہ ایک نیکی دس گنا تک اور دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کا معاملہ اس سے جدا ہے کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار اپنی شہوات نفس اور اپنے کھانے پینے کو میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو فرحتیں ہیں ایک فرحت افطار کے وقت کی اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت کی۔ اور روزدار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ اور روزے ڈھال ہیں پس جب کوئی شخص تم میں سے روزے سے ہو تو اسے چاہئے کہ نہ اس میں بدکلامی کرے اور نہ دنگا فساد کرے۔ اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑے تو وہ اس سے کہدے کہ میں روزے میں ہوں۔
(بخاری ومسلم)

روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں۔ روزہ کہتا ہے کہ اے رب میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے اور شہوت سے روکے رکھا۔ تو میری شفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن کہتا ہے۔ کہ اے رب میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا تو اس کے حق میں میری شفارش قبول فرما۔ پس دونوں کی شفاعت قبول فرمائی جائیں گی۔

روزے سے مقصود تقویٰ ہے نہ کہ فاقہ کشی

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کسی شخص نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ کو اس کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑدے۔ (بخاری)

فضائل رمضان و روزہ کے بعد اب ہم قارئین کے سامنے لیلۃ القدر یعنی شب قدر کے فضائل کے بارے میں چند باتیں پیش کر رہے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے انا انزلنه فی لیلة القدر وما ادرک ما لیلة القدر لیلة القدر خیر من الف شھر تنزل الملئکة والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلم ھی حتی مطلع الفجر (یعنی ہم نے یقیناً اس قرآن کو ایک عظیم الشان تقدیر والی رات میں اتارا ہے۔ اور (اے مخاطب) تجھے کیا معلوم ہے کہ (یہ عظیم الشان) رات جس میں تقدیریں اُترتی ہیں کیا شے ہے۔ یہ (عظیم الشان) تقدیروں والی رات تو ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ''رمضان کا مہینہ آیا تو نبی کریمؐ نے فرمایا: یہ مہینہ تمہارے اُوپر آیا اور اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے جو اس سے محروم رہ گیا وہ تمام کی تمام بھلائی سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم وہی رہتا ہے جو ہے ہی بے نصیب۔
(ابن ماجہ)

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ شب قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں کی طاق تاریخوں یعنی 29 27,25,23,21 میں تلاش کرو۔ (بخاری)

دوسری حدیث میں بیان ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ رمضان کے آخری دس دنوں میں (اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے میں) جس قدر سخت محنت کرتے تھے اتنی اور کسی زمانہ میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم)

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ کمر بستہ ہو جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں رات رات بھر جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے۔ (متفق علیہ)

شب قدر کی دُعا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا رسول اللہؐ آپکا کیا خیال ہے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کونسی رات شب قدر ہے تو مجھے اس میں کیا کہنا چاہئے؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی یعنی اے میرے اللہ تو بڑا معاف کرنے والا ہے تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ پس مجھے معاف فرمادے۔
(نسائی ابن ماجہ ترمذی)

لیلۃ القدر یعنی شب قدر کے متعلق بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہودؑ اپنی تحریر حجۃ اللہ میں لیکھرام کے متعلق اپنی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب میعاد میں سے چار برس گزر گئے اور ایک عید ہم سے قریب آگئی تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ میں پھر دعا کروں اور ایسا ہی بعض دوستوں نے اشارہ کیا۔ پس میں نے صبر کیا اور میں وقت اور محل کا منتظر رہا۔ یہاں تک کہ آخر رمضان میں میں نے لیلۃ القدر کو پایا۔ پس میں نے جان لیا کہ وقت آگیا اور میں نے ایک ایسی رات کو دیکھا جس نے قبولیت کی چادریں بچھادی تھیں اس نے دعا کرنے والوں کو بلایا۔ اور ہر ایسے شخص کو جو مصیبتوں سے ڈرتا تھا۔ دعوت دی اور ہر اس شخص کو جسے ناامیدی نے غموں کے حوالے کردیا تھا بشارت دی پس میں دعا کے واسطے یوں اٹھا جیسے ایک دلیر لڑنے کے واسطے اٹھتا ہے اور میں نے تضرع کی زبان سے کھینچی جیسا کہ شمشیر براں کھینچی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ قبولیت دعا کی مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی گئی،
(ترجمہ از حجۃ اللہ صفحہ ۴۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان کلمات سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ حضورؑ کا تجربہ لیلۃ القدر کے متعلق یہ ہے کہ وہ رمضان کے آخر میں آتی ہے۔

لیلۃ القدر میں کونسی دعا سنی جاتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ آخری عشرہ کے متعلق رسول اللہؐ فرماتے ہیں اس کے اندر ایک ایسی رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعائیں خاص طور پر سنتا ہے اس رات میں اس کے بندے جو کچھ طلب کرتے ہیں وہ دیتا ہے اور جو چاہتے ہیں وہ پورا کرتا ہے۔ اور آپؐ نے اس کے متعلق فرمایا کہ رمضان کے

آخری عشرہ میں اسے تلاش کرو۔ گو جیسا کہ میں پہلے کئی دفعہ بتا چکا ہوں یہ ضروری نہیں کہ آخری عشرہ میں ہی وہ رات آئے لیکن رسول کریمؐ کے کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے اور بعد میں آنے والے صلحاء اور اولیاء اللہ کے تجربہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات بالعموم آخری عشرہ رمضان میں آتی ہے اس رات کے برکات بہت سے اولیاء نے خود مشاہدہ کئے ہیں۔ اور انہیں روحانی آنکھوں نے ان انوار کو آسمان سے اترتے دیکھا ہے جو انوار ایک دم میں تاریک دن کو نورانی بنادیتے اور متفکر انسان کو تمام دنیا میں سب سے زیادہ خوش کر دیتے ہیں۔ یہ تو ایک منٹ کیلئے بھی کبھی خیال نہیں کیا جاسکتا کہ رسول کریمؐ کا منشا یہ ہے کہ اس گھڑی میں جو رمضان کے آخری عشرہ کی کسی رات میں آتی ہے جو آدمی جو کچھ بھی مانگے وہ اسے مل جاتا ہے کیونکہ اگر یہ تسلیم کرلیا جائے تو پھر دین کے معاملہ میں امن و امان اٹھ جاتا ہے اور لیلۃ القدر اس دعائے گنج العرش کی طرح رہ جاتی ہے۔ جس کے متعلق جاہلوں میں یہ خیال پھیلا ہوا ہے کہ وہ ایسی دعا ہے جس سے انسان جو چاہے حاصل کر سکتا ہے اور ہر قسم کی تکلیف سے بچ سکتا ہے دعا وہی سنی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت قبول ہونی ممکن ہو۔ مگر عارضی روکوں کی وجہ سے قبول نہ ہو سکتی ہو۔ (الفضل نمبر ۱۰۲ جلد ۱۳)

جس کے گذشتہ اعمال اچھے ہوں لیلۃ القدر کی برکات حاصل کر سکتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ "لیلۃ القدر ہر انسان کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ہے جو خود اسے اپنے لئے پیدا کرتا ہے یہ نہیں کہ اس عشرہ میں وہ خاص گھڑی اس لئے رکھ دی گئی ہے کہ جو چاہے اس سے فائدہ اٹھالے۔ بلکہ یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے اس کے مستحق ہوتے ہیں ان کیلئے بنائی جاتی ہے پس یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ لیلۃ القدر اس رات میں پیدا نہیں کی جاتی جس کی طرف منسوب ہوتی ہے بلکہ پچھلے سال اور پچھلے مہینے اسے بناتے ہیں جس کے پچھلے اعمال اعلیٰ ہوں گے اس کے لئے لیلۃ القدر ہوگی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر میں یہ اشارہ ہے کہ جس کے ابتدائی ایام نیکی میں گذرتے ہیں اس کے انتہائی ایام میں بھی خدا تعالیٰ کی تائید اس کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ رمضان کے ابتدائی ایام میں جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اس کے لئے آخری ایام میں ایسا وقت آتا ہے کہ خدا اس کیلئے فضل نازل کرنے کا خاص موقع رکھتا ہے پس لیلۃ القدر میں اس طرح توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر انسان اپنی زندگی کی ابتدائی گھڑیوں کو خدا تعالیٰ کی رضا میں صرف کرے تو اس کی انتہائی گھڑیاں خدا تعالیٰ خود اپنی رضا میں صرف کرالے گا۔ (الفضل ۱۳ راپریل ۱۹۲۶ء)

لیلۃ القدر سے دو اہم اسباق

۱۔ لیلۃ القدر میں ہم کو خدا تعالیٰ نے دو سبق دیئے ہیں اوّل یہ کہ اختلاف کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے لیلۃ القدر کی برکات دور ہو جاتی ہیں اور انسان ان روحانی برکتوں سے جو اس رات میں نازل ہوتی ہیں محروم رہتا ہے اور اس کا محروم رہنا نہایت بدبختی کی علامت ہے۔ کیونکہ وہ شرف اور وہ برکات جو اس میں نازل ہوتی اور انسان کو حاصل ہوتی ہیں وہ ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہیں اور یہ رات ہزار مہینے کی راتوں سے بہتر ہے۔ دوسرے یہ کہ کوئی نعمت بغیر محنت اور کوشش کے میسر نہیں آسکتی پس اتنی عظیم الشان برکتوں والی رات جو ایک ہزار مہینے سے بہتر قرار دی گئی ہے اور برکتوں اور رحمتوں کے نزول کیلئے معین کی گئی ہے کوئی معمولی نعمت نہیں انہیں برکات کے نزول کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضرتؐ کو خیال ہوا کہ میں اپنے صحابہ کو اس کا صحیح علم دوں تاکہ وہ اس میں عبادت کر کے خدائی رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال ہو جائیں چنانچہ اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ایک دفعہ باہر تشریف لائے۔ اور آپ کا ارادہ تھا کہ صحابہ کو راز بتائیں لیکن جونہی کہ آپ باہر نکلے آپ نے دو آدمیوں کو لڑتے جھگڑتے دیکھا۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر آپ لیلۃ القدر کا معین وقت بھول گئے اور آپکا خیال لڑائی کی طرف لگ گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی برکتوں سے عام لوگ فائدہ اٹھانے سے محروم رہ گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لڑائی اور اختلاف لیلۃ القدر کی برکتوں کو دور کر دیتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آپ کے ذہن میں کوئی معین وقت لیلۃ القدر کا نہ تھا کیونکہ اگر معین وقت اور تاریخ آپ کے ذہن میں ہوتی تو آپ نہ بھولتے آپ کا بھول جانا بتاتا ہے کہ آپ کے ذہن میں کوئی خاص نکتہ تھا جس کی بنا پر آپ نے تعبیر کی تھی اور وہ نکتہ آپؐ کو یاد تھا لیکن جب آپ اس تعبیر کو بتانے کیلئے باہر تشریف لائے تو لڑائی اور جھگڑا دیکھ کر آپ اس نکتہ کو بھول گئے اور وہ آپؐ کے دماغ سے نکل گیا۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ میں تم کو لیلۃ القدر کے متعلق بتانے آیا لیکن تمہارے اختلاف اور لڑائی کو دیکھ کر بھول گیا۔ اب تم لیلۃ القدر کو رمضان کے پچھلے عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ نے بھی لیلۃ القدر کو معین نہ کیا اسی طرح بعض صوفیاء کرام اور روحانی علماء کے نزدیک بھی لیلۃ القدر رمضان کی پہلی دس راتوں میں سے کسی میں بھی ہو سکتی ہے پس اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام رمضان کا مہینہ لیلۃ القدر ہے اور خدا کی رحمتوں اور برکتوں کو جذب کرنے والا ہے" (الفضل نمبر ۹۰ جلد ۱۱)

۲۔ "جبکہ آنحضرتؐ کے وقت ان دو صحابیوں کی لڑائی اور آپس کے اختلاف کرنے کی وجہ سے اس کے برکات کو اٹھالیا گیا تو میں پوچھتا ہوں کیا تم نے نہ اٹھائے جانے کے متعلق خدا سے عہد لے لیا یا لیلۃ القدر کوئی رسی ہے کہ تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا ہے اور وہ تم سے چھٹ نہیں سکتی۔ اور تم کو معلوم ہو گیا ہے کہ ہم کو لیلۃ القدر کے برکات ضرور حاصل ہو جائیں گے خواہ ہم میں کسقدر اختلاف موجود ہوں اگر ایسا نہیں تو تمہارا فرض ہے کہ تم ان شرائط کی پابندی کرو جو خدا نے اس کے برکات کو حاصل کرنے کے لئے ضروری قرار دی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ اختلاف اور جھگڑوں کو چھوڑ دو۔ اور تبدیلی پیدا کرو ورنہ یاد رکھو جب تک تبدیلی نہ کرو گے اس کی برکات کو حاصل نہ کر سکو گے خواہ تم لیلۃ القدر کی ساری رات ہی کیوں نہ جاگتے رہو اور دعائیں کرتے رہو وہ تمہارے ہاتھ سے اسی طرح نکل جائے گی جسطرح ایک مچھلی تڑپ کر ماہی گیر کے ہاتھ سے اور ایک گولی سنسناتی ہوئی زخمی کے بدن سے نکل جاتی ہے۔ (الفضل نمبر ۹۰ جلد ۱۱)

حقیقی لیلۃ القدر حضرت مسیح موعودؑ کا زمانہ ہے

"ایک اور لیلۃ القدر اسلام نے بیان کی ہے اور وہ وہ لیلۃ القدر ہے جو برکتوں کے لحاظ سے اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ رمضان کی لیلۃ القدر کی برکتیں بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتیں یہ لیلۃ القدر وہ ہے جس کے متعلق آنحضرتؐ نے فرمایا ہے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ۔ یہ لیلۃ القدر اس مجدد کے زمانہ میں جو صدی کے سر پر آتا ہے مگر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور لیلۃ القدر ہے جو تیرہ سو سال بعد آئی اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ یہ لیلۃ القدر ان تیرہ سو لیلۃ القدروں سے جو مجددوں کے زمانہ کی صورت میں ہر صدی کے سر پر نمودار ہوئیں بڑھ چڑھ کر ہے۔ پس وہ زمانہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے بہت سے بڑی لیلۃ القدر ہے۔ ایسے ایسے بزرگوں نے اس لیلۃ القدر کا انتظار کیا جن کا اپنا زمانہ لیلۃ القدر ہوتا تھا اور جن کی ہر گھڑی خدا کی عبادت اور اسکی یاد میں کٹتی ہے اور ان کیلئے ہر وقت لیلۃ القدر ہوتی ہے پھر ایسے پاک نفس لوگوں نے اس لیلۃ القدر کا انتظار کیا کہ لیلۃ القدر جن کی غلام ہوتی ہے ...... لیکن میں پوچھتا ہوں تم نے ان برکات سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اگر نہیں اٹھایا اور اس کیلئے کوشش نہیں کی مگر رمضان کی 27 کو لیلۃ القدر کی جستجو کرتے ہو تو تمہاری حالت بلفظہٖ اس شخص کی ہے جو جواہرات اور اشرفیاں لٹاتا ہے اور کوئلے جمع کرتا ہے بلکہ کوئلوں کی بجائے تنکے۔ (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۲۴ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"رمضان کا مبارک مہینہ ہے۔ ہر سال یہ لوٹ لوٹ کر آتا ہے کہ کچھ برکتیں ہمیشہ پیچھے چھوڑ جائے۔ رمضان کی برکتوں کو اپنی ذات میں محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔ ان سے چمٹ جائیں اور باشعور طور پر یہ فیصلہ کریں کہ رمضان سے پہلے اور رمضان کے درمیان آپکی زندگی میں کیا کیا فرق پڑا ہے۔ ہر شخص اپنا جائزہ لیگا تو اسے محسوس ہوگا کہ رمضان سے پہلے کی زندگی میں ان خوبیوں سے وہ عاری تھا جو خالصۃً اُسے رمضان کی برکت سے نصیب ہوئی۔ ان ان برائیوں میں مبتلا تھا جو خالصۃً رمضان کی برکت سے اُس سے جدا ہوئی ہیں پس اپنے نفس کو اس قسم کا باشعور تجزیہ کر کے اور رمضان کے آئینہ میں اپنی نئی صورت کو دیکھ کر یہ کوشش کرے کہ میں نے ان نئے خوبصورت نقوش کو اب دوام بخشنا ہے۔ اور ان بد نقوش کو جن سے رمضان کی برکت سے چھٹکارہ ملا ہے اُن کو دوبارہ اپنے چہرے کو داغدار کرنے کی اجازت نہیں دینی یہ ایک سائنسی طریقہ ہوگا اپنے حالات کا جائزہ لینے کا اور رمضان کی برکتوں کو استقلال بخشنے کا"

(خطبہ جمعہ ۱۵ مئی ۱۹۸۷ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کی بے شمار برکتوں اور رحمتوں سے نوازے اور ہمیشہ ہمیں اپنی رحمتوں اور رضامندی کی راہوں پر چلاتے ہوئے ہمیں اپنے روحانی عظیم الشان انعاموں کا وارث بنادے۔ خدا تعالیٰ ہر آن ہمارے ساتھ ہو اور اپنے فضل سے ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم رمضان کے بابرکت دن رات سے بھرپور فائدہ اُٹھا سکیں۔

اعلان نکاح

مکرم کے ایم احمد کویا صاحب صوبائی سیکرٹری امور عامہ کیرلہ (کالیکٹ) کے بیٹے مکرم ایڈووکیٹ منیر احمد صاحب کا نکاح مکرمہ زینب ریشمہ صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مورخہ 11 ستمبر 2003 کو خاکسار نے پڑھا۔

اسی طرح مکرم کے احمد کویا صاحب کے صاحبزادہ مکرم شبیر احمد صاحب کا نکاح مکرم کے ایم احمد کویا صاحب کی بیٹی مکرمہ ممتاز احمد صاحبہ کے ساتھ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مورخہ 12 ستمبر 2003 کو خاکسار نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ دونوں رشتے دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنادے

اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ کالیکٹ)

رؤیت ھلال ......

شیخ مجاہد احمد مبلغ سلسلہ متعلم بنارس ہندو یونیورسٹی

دو چاند اس خصوصیت کے حامل ہیں کہ جنکی طرف عالم اسلام آسمان کیطرف ٹکٹکی باندھے محو جستجو نظر آتا ہے۔ اول رمضان کا چاند دوئم عید کا چاند۔ سال بھر چاند طلوع و غروب ہوتا ہے مگر ان دو موقعوں پر مسلمانوں کی حالت قابل دید ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان دو چاندوں میں کیا خوبی ہے جو انہیں باقی دنوں کے چاندوں سے جدا اور الگ کر دیتی ہے؟ کیا یہ اپنی کیفیت کمیت کے اعتبار سے بڑھ یا گھٹ جاتے ہیں؟ یا اس کے پیچھے کوئی اور جذبہ یا کوئی اور روح ہوتی ہے جو مسلمانوں میں ایک نئی بیداری پیدا کر دیتی ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ چاند میں فی ذاتہ کوئی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ اس کے پیچھے ایک جذبہ ہوتا ہے جو مردہ جسموں میں زندگی کے آثار پیدا کر دیتا ہے۔

قرآن مجید نے اس جذبہ و روح کی نشاندہی ان الفاظ میں کی ہے۔

یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ ایاماً معدودت فمن کان منکم مریضاً اوعلیٰ سفر فعدة من ایام اخر وعلی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین فمن تطوع خیراً فھوخیرله وان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۸۴۔۱۸۵)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح اُن لوگوں پر فرض کیا گیا تھا۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔ سو تم روزے رکھو۔ چند گنتی کے دن اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اُسے) اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی اور ان لوگوں پر جو اسکی (فدیہ رمضان کی) طاقت رکھتے ہوں ایک مسکین کا کھانا دینا (بطور فدیہ رمضان کے واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اسکے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم علم رکھتے ہو تو (سمجھ سکتے ہو کہ) تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

قارئین ان آیات قرآنیہ میں مندرجہ بالا سوال کا مکمل اور تسلی بخش جواب دیا گیا ہے بلکہ ان دیگر سوالات کا جواب بھی آگیا ہے جو رمضان کے روزوں کی فرضیت وغیرہ کے متعلق کسی کے دل میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات مفصل رنگ میں حدیث و سنت و کتب فقہ میں موجود ہیں۔ مندرجہ ذیل سطور میں رؤیت ہلال کے تعلق سے بعض سوالات کے جوابات صحاح ستہ، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ مصنفہ عبدالرحمٰن الجزیری ”اسلامی فقہ“ مصنفہ مولانا نجیب اللہ ندوی اور مجلۃ الجامعۃ جنوری، فروری مارچ 1944ء کی روشنی میں لکھے جارہے ہیں۔

رمضان کے روزے بھی دیگر اسلامی عبادات کیطرح ایک عبادت ہیں جسکی فرضیت اللہ تعالیٰ نے کتب علیکم الصیام (البقرہ) کے ذریعہ کی ہے۔ جسطرح دیگر عبادات کیلئے بعض شرائط وابستہ ہیں اسی طرح اس عبادت کے ساتھ بھی کچھ شرائط وابستہ ہیں مثلاً وقت، صحت، عدم مسافت وغیرہ۔ ان تمام شرائط میں اولین شرط وقت کی ہے یعنی رمضان کا مہینہ ہو۔ پھر رمضان کے مہینہ میں بھی چوبیس گھنٹہ کھانے پینے اور حوائج شہوانیہ سے اجتناب کا حکم نہیں ہے بلکہ صرف دن کے وقت روزہ کا حکم ہے اور رمضان کی راتیں مستثنیٰ ہیں۔ پھر رمضان کے واجب ہونے کے وقت کی تعیین کے بارہ میں بھی بعض قوائد و شرائط مقرر ہیں جن میں اولین شرط رویت ہلال ہے۔ قارئین یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ اسلامی مہینوں میں سے ایک مہینے کا نام رمضان ہے اور اسلامی سال چاند کی تاریخوں کے حساب سے چلتے ہیں اور چاند کے مہینے کبھی ۲۹ کے ہوتے ہیں اور کبھی ۳۰ کے۔ اس لحاظ سے رمضان کبھی ۲۹ کا ہوتا ہے اور کبھی ۳۰ کا۔ اسکی وجہ رؤیت ہلال ہی ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف اسٹرانومی کے مطابق چاند زمین کے گرد اپنا سفر ۲۹ دن ۱۳ گھنٹے ۴۴ منٹ اور ۲ سیکنڈ میں طے کرتا ہے۔ جبکہ سورج اپنے محور پر ایک چکر ۳۰/۳۱ دن میں پورا کرتا ہے اس لئے اگر شوال (رمضان کے بعد کا اسلامی مہینہ) کا چاند ۲۹ روزے گزرنے کے بعد نظر آجائے تو اس صورت میں رمضان ۲۹ دن کا ہوگا لیکن اگر شوال کا چاند ۲۹ روزے گزرنے پر بھی نہ نظر آئے تو اس صورت میں رمضان ۳۰ دن کا ہوگا۔

رمضان کے روزوں کا تعلق رمضان سے ہے اور رمضان کا انحصار چاند پر ہے اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں روزوں کی فضیلت بیان فرمائی ہے وہاں رمضان کے چاند کو دیکھنے کا حکم بھی دیا ہے۔ فرمایا:۔

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنھما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ذکر رمضان فقال لا تصوموا حتی تروالھلال ولا تفطروا حتی تروه فان غم علیکم فاقدروا له.

(بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الھلال فصوموا)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان کے روزے نہ رکھو یہاں تک کہ ہلال رمضان دیکھ لو اور رمضان کے روزے ترک نہ کرو یہاں تک کہ عید کا چاند دیکھ لو اور اگر آسمان ابر آلود ہو جائے تو پھر اس کے لئے اندازہ کرلو۔

چنانچہ ”اندازہ کرلو“ کی تشریح دوسری روایت میں ان الفاظ میں ہے فان غم علیکم فاکملوا العدة ثلاثین۔ (بخاری کتاب الصوم) یعنی اگر بادلوں کی وجہ سے چاند کا چڑھنا تم پر مشتبہ ہو جائے تو پھر تیس دن پورے کرو۔ یعنی رمضان کے روزے شروع کرنے کے لئے شعبان کے تیس دن گزر جانے دو اور عید کیلئے رمضان کے تیس دن گزر جانے دو۔

مندرجہ بالا دو احادیث سے رمضان کے تعلق سے کچھ اصولی باتوں کا علم ہوتا ہے۔

۱۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔

اس حکم کی بناپر شعبان کی ۲۹ تاریخ کو مطلع کے اوپر رمضان کا چاند دیکھنے کی کوشش کرنا مسلمانوں پر واجب ہے۔ مطلع سے مراد آسمان کا وہ حصہ ہے جہاں چاند نکلتا ہے۔

۲۔ اگر ۲۹ر کو چاند دکھائی دے تو پھر دوسرے دن سے روزہ رکھنا چاہئے۔

۳۔ اور اگر چاند دکھائی نہ دے جبکہ مطلع صاف ہو تو پھر سمجھ لینا چاہئے کہ یہ مہینہ 30 کا ہے اور تیس دن گذار کر دوسرے دن سے روزہ رکھ لینا چاہئے خواہ کوئی چاند دیکھے یا نہ دیکھے۔

۴۔ اگر مطلع صاف نہ ہو یعنی ۲۹ شعبان کو مطلع صاف نہ ہو تو فتاویٰ عالمگیری کے مطابق دوسرے دن ۱۰۔۱۱ بجے تک چاند کی خبر کا انتظار کرنا چاہئے اور کھانے میں جلدی نہ کرنی چاہئے ممکن ہے کہیں سے چاند کی معتبر خبر آجائے تو پھر روزہ کی نیت کر کے روزہ رکھ لیا جائے۔ اور اگر نہ آئے تو پھر کھالینا چاہئے۔

۵۔ ۲۹ شعبان کو اگر مطلع صاف نہ ہونے کی وجہ سے چاند نہ نظر آئے تو پھر ۳۰ تاریخ کو چاند کی خبر کے بغیر روزہ کی نیت کرنا مکروہ ہے۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر چاند کی خبر آئی تو رمضان کا روزہ ورنہ نفل کا روزہ۔ یہ بھی مکروہ ہے۔ شریعت میں اسکو شک کا دن کہتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ حدیث اس طرح ہے۔

عن صلة بن زفر قال کنا عند عمار بن یاسر فاتی بشاة مصلیة فقال کلوا فتنقی بعض القوم فقال انی صائم فقال عمار من صام الیوم الذی یشک فیه الناس فقد عصی ابا القاسم صلی الله علیه وسلم۔ (بخاری کتاب الصوم)

ترجمہ:۔ صلہ بن زفر بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرت عمار بن یاسرؓ کے پاس تھے آپ بکری کا بھونا ہوا گوشت لائے اور فرمایا کہ کھاؤ حاضرین میں سے ایک شخص پیچھے ہٹ گیا اور کہنے لگا میں روزہ دار ہوں تو اس پر حضرت عمار بن یاسر نے فرمایا کہ جو شخص اس دن روزہ رکھتا ہے جس دن چاند کے نظر آنے میں شک پیدا ہو گیا ہے تو ایسا شخص (یعنی روزہ رکھنے والا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کرنے والا ہے۔

عن ابن عباس قال جاء اعرابی الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی رأیتُ الھلال قال أتشھد ان لا الـه الا الله أتشھد ان محمداً رسول الله قال نعم قال یابلال اذن فی الناس ان یصوموا غدا۔

(ترمذی باب فی الصوم بالشھادۃ)

حضرت ابن عباسؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ ایک ہے اور محمد اللہ کا رسول ہے تو اس نے جواب دیا کہ ہاں! اس پر آپ نے حضرت بلال کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کردو کہ کل روزہ رکھیں“۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ اگر رمضان کے چاند کے متعلق ایک مسلمان جو کہ عاقل و بالغ ہو اس بات کی شہادت دے کہ اس نے چاند دیکھا ہے تو اس کی شہادت پر امام وقت دیگر سب لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دے سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ میں چونکہ ایک نظام قائم ہے اس لئے ہماری جماعت میں ”رویت ہلال کمیٹی“ بنائی جاتی ہے جس کے ممبر عالم و فاضل بزرگان دین ہوتے ہیں۔ جو چاند کی رویت کے متعلق اعلان کرتے ہیں اور جماعت اس کے مطابق عمل کرتی ہے۔

چاند دیکھنے کی دُعا:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاند دیکھ کر درج ذیل دعا کرتے تھے۔

اللھم اھله علینا بالامن والایمان والسلامة والاسلام (ترمذی مسند احمد)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس آنے والے رمضان المبارک سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

رکعات تراویح آٹھ یا بیس

(سید قیام الدین برق۔ مبلغ بنارس)

حکم وعدل حضرت مہدی پاک علیہ السلام نے باذن الٰہی ایک جماعت قائم کی اور نام رکھا جماعت احمدیہ اس الٰہی جماعت کا شروع سے یہ معمول رہا اور ہے کہ ماہ رمضان میں تراویح کی آٹھ رکعتیں ہی ہیں۔ جبکہ دیگر اسلامی فرقے خواہ دیوبندی ہوں یا بریلوی تراویح کی رکعات ۲۰ ادا کرتے ہیں۔ ساتھ ہی جماعت احمدیہ پر اعتراض بھی کرتے ہیں کہ یہ لوگ غلط طریق کار اختیار کر رکھے ہیں۔ خود ساختہ اسلام بنا رکھا ہے صرف اسی پر ہی نہیں ان دنوں خاص کر جن نئے علاقوں اور مقامات میں جہاں ہمارے تربیتی پروگرام وغیرہ ماشاء اللہ زوروں پر ہیں ان علاقوں میں اس قسم کا یہ فرسودہ اعتراض اور وسوسہ چھوڑ کر خوب ڈھنڈورا بھی پیٹ رہے ہیں تاکہ اس طرح سے وہ نومبائعین کے ذہنوں میں کسی طرح سے وساوس پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں اس لئے مناسب یہ لگتا ہے کہ اس تعلق میں جو اسلامی ٹھوس ثبوت ہیں اُس کو ایک بار پھر سے پیش کیا جائے اور یہ ثابت کیا جائے کہ تراویح کی رکعتیں آٹھ ہی ہیں جو بلاشبہ آنحضرت ﷺ کی سنت اور احادیث سے ثابت ہیں اور اس کے مقابلہ میں ۲۰ رکعت تراویح نہ تو بسند صحیح رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم اجمعین سے بسا اوقات جوش میں آکر ملا مولوی ۲۰ رکعت کی تائید میں دلائل پیش کر کے شبہات وارد کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے مزعومہ دعاوی کے ثبوت میں جتنی بھی دلیلیں دیتے ہیں ان میں سے ایک بھی اُصول حدیث اور فن رجال کی تحقیق کی رُو سے قبولیت و اسناد کے قابل نہیں ہیں۔ وھو المراد۔ سر دست ہم آٹھ رکعات تراویح کے جواز میں صرف تین احادیث رسول ﷺ صاحب ذوق حضرات کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

۱۔عن ابی سلمة بن عبد الرحمن انه سال عائشه کیف کانت صلوٰة رسول الله ﷺ فی رمضان فقالت ماکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یزید رمضان ولا غیره علی احدی عشرة رکعة یصلی اربعاً فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعاً فلا تسال عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثاً

(الحدیث بخاری جلد اوّل صفحہ ۱۵۴ و صفحہ ۲۶۹ و مسلم جلد اوّل صفحہ ۲۵۴)

ترجمہ:۔ابو سلمہ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں (رات کی نماز یعنی تراویح) کیسے پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ (ﷺ) چاہے رمضان کا مہینہ ہو یا غیر رمضان کا گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعت پڑھتے۔ ان کی خوبی اور لمبائی نہ پوچھو اس کے بعد پھر چار رکعت پڑھتے ان کی خوبی اور لمبائی کا حال نہ پوچھو۔ پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے۔(کل گیارہ رکعتیں ہوئیں)

۲۔عن جابر بن عبد الله قال صلی بنا رسول الله علیه وسلم فی شهر رمضان ثمان رکعات ثم اوتر۔ فلما کانت القابلیلة اجتمعنا فی المسجد ورجونا ان یخرج فلم یخرج فلم نزل فیه حتی اصبحنا ثم دخلنا فقلنا یارسول الله اجتمعنا البارحة فی المسجد ورجونا ان تصلی بنا فقال انی خشیت ان یکتب علیکم رواه ابن حبان وابن خزیمة فی صحیحهما والطبرانی فی الصغیر صفحه ۱۰۸۔

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو رمضان کے مہینے میں (تراویح کی نماز) آٹھ رکعات پڑھائیں اس کے بعد وتر پڑھا۔ دوسرے روز جب رات ہوئی تو ہم لوگ پھر مسجد میں جمع ہو گئے اُمید تھی کہ آنحضرت نکلیں گے اور نماز پڑھائیں گے مگر آپ نہ نکلے۔ ہم صبح تک مسجد میں رہ گئے پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہم لوگ گئے اور یہ بات بیان کی تو فرمایا کہ مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں یہ نماز تم لوگوں پر فرض نہ ہو جائے (اس لئے میں گھر سے نہیں نکلا)

(بحوالہ انوار مصابیح پانڈے حویلی بنارس)

۳۔عن جابر قال جاء ابی بن کعب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انه کان من اللیلة شیٔ یعنی فی رمضان قال وماذاک یا ابی قال نسوةٌ فی داری قلن انا لا نقرا القرآن فنصلی بصلاتک قال فصلیت بهنّ ثمان رکعات واوترت فسکت فکان شبه الرضاء ولم یقل شیئاً رواه ابویعلی والطبرانی بنحوه فی الاوسط جلد ۲ صفحه ۷۴۔

ترجمہ:۔ حضرت ابی بن کعب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول رات کو میں نے (اپنی سمجھ سے) ایک کام کر دیا، یہ رمضان کے مہینہ کا واقعہ ہے آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ حضرت ابی نے کہا میرے گھر کی [illegible] نے کہا کہ ہم لوگوں کو قرآن یاد نہیں ہے لہٰذا تراویح کی نماز آپ گھر میں پڑھئے ہم بھی آپ کے پیچھے پڑھ لیں گے، چنانچہ میں نے ان کو آٹھ رکعتیں اور اس کے بعد وتر کے ساتھ نماز پڑھا دی۔ آنحضرتؐ خاموش رہ گئے اور ایسا معلوم ہوا کہ آپ نے اس کو پسند فرمایا:۔

(بحوالہ انوار مصابیح صفحہ ۲۱)

پہلی اور دوسری دونوں حدیثوں میں آنحضرت ﷺ کے عمل کا بیان ہے کہ آپ نے رمضان [illegible] تراویح کی آٹھ رکعتیں پڑھیں اس کے بعد وتر ادا فرمایا تیسری حدیث میں حضرت ابی بن کعب کا ایک واقعہ مذکور ہے کہ انہوں نے اپنے گھر کی عورتوں کو آٹھ رکعت تراویح پڑھائی اور پھر رسول اللہ کے سامنے اس واقعہ کا بیان کیا آنحضرتؐ نے سن کر خاموشی اختیار فرمائی یعنی اس پر کوئی اعتراض وانکار نہیں فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ یہ طریقہ آنحضرتؐ کو پسند تھا یہی احمدیت کا مسلک اور معمول ہے۔

آپ کے خطوط آپ کی رائے

آپ کا اداریہ ماشاء اللہ بہت اچھا ہے

محترم مدیر صاحب بدر قادیان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ھیپاٹائٹس بی اور سی کے تعلق سے عام لوگوں کے علم کیلئے کار آمد مضمون جو بدر کے ۳۰ ستمبر کے پرچہ میں شائع ہوا ہے اس کا بہت بہت شکریہ۔ اسی طرح اس پرچہ میں آپ کا اداریہ جو مخالفین کی گندی ذہنیت کے جواب کے تسلسل میں ہے ماشاء اللہ اچھا ہے امید ہے کہ آپ اس کو قائم رکھیں گے۔ اسی پرچہ میں جماعت احمدیہ بیلجیم کے گیارھویں جلسہ سالانہ کی رپورٹ دوبارہ شائع ہوئی ہے جبکہ ۱۶ ستمبر کے بدر کے پرچہ میں یہ شائع ہو چکی تھی ظاہر ہے کہیں پر لاپرواہی ہوئی ۲۳ ستمبر کے پرچہ میں آپ نے حج کے تعلق سے ایک عام معلوماتی مضمون شائع کیا ہے جو واقعی مفید ہے اس مضمون میں کچھ انگریزی لفظ بھی ہیں جو غلط لکھے گئے ہیں ان کی تصحیح کرلی جائے تو بہتر ہے صحیح الفاظ اس طرح سے ہیں Aspirin, Paracetamol, Heat Stroke شکریہ۔(ڈاکٹر طارق احمد قادیان)

طلبا کیلئے مفید معلومات

ایم بی اے

قابلیت: گریجویشن

درخواست: درخواست کیلئے "جی آئی ایم ایڈمیشن" کے حق میں اور پنجی میں 850 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ بنوا کر بھیجیں۔ آخری تاریخ: 20 ستمبر 2003

ایڈریس: ایڈمیشن آفس۔ گوا انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ گوا۔403006 فون نمبر 0832-2444638

انسانی حقوق

ہیومن رائٹس میں ڈسٹینس لرننگ سے دو سال کا پی جی کورس۔

درخواست: اور پراسپیکٹس کیلئے تحریری اپلیکیشن کے ساتھ 45 روپے کا پوسٹل آرڈر بھیجیں۔

آخری تاریخ: 20 ستمبر 2003

ایڈریس: انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ہیومن رائٹس۔ گرین گیٹ A.14.15.16 پریاورن کمپلکس۔ ساؤتھ آف ساکیت میدان گڑھی مارگ۔ نئی دلی 30 فون: 26532930

ولادت

مورخہ 5.10.03 کو مکرم منظور احمد صاحب ندیم کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نو مولود مکرم مقصود احمد صاحب مرحوم آف بھدرک (اڑیسہ) کا پوتا اور مکرم محمد رفیع صاحب خانپور ملکی بہار کا نواسہ ہے بچے کے نیک صالح خادم دین بننے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 50 روپے۔

(ایوب علی خان مبلغ سلسلہ حصار)

اعلان نکاح

عزیزہ نفیسہ سلطانہ بنت مکرم شیخ محمد بلال صاحب ساکن کو سمبی سونگڑہ کا نکاح ہمراہ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب ابن شیخ رقیب احمد صاحب ساکن رسول پور سونگڑہ بعوض حق مہر دس ہزار ایک سو ایک روپیہ مکرم مولوی سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ بھونیشور نے سونگڑہ میں پڑھا رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے اعانت بدر پچاس روپے۔

(سید انوار الدین احمد سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ سونگڑہ)

مورخہ ۵ ستمبر بروز جمعۃ المبارک مکرم مولوی سید ناصر احمد صاحب ندیم نے مکرمہ عابدہ حکیم صاحبہ بنت مکرم عبد الحکیم صاحب وانی۔ (کشمیر) کا نکاح جاوید احمد صاحب نائک (جوڈیشل مجسٹریٹ/منصف) ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب نائک آسنور کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(نسیم احمد ڈار متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

چھتیس گڑھ میں پہلی بیعت

صوبہ چھتیس گڑھ حال ہی میں ہندوستان کا نیا صوبہ بنا ہے اس صوبہ میں سب سے پہلی بیعت مولوی سلطان صاحب نے کی۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

جب خاکسار بسنہ سے لگ بھگ 65 کلو میٹر دور جماعت پنڈری پانی میں مع معلمین ڈاکٹر افضل خان صاحب اور مکرم منور دانی صاحب گیا وہاں مولوی سلطان صاحب سے پہلی ملاقات ہوئی موصوف اس گاؤں میں ایک خوبصورت مسجد میں امامت کرتے ہیں۔ کافی دیر گفتگو ہوئی قرآن مجید احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات مسیحؑ اور ظہور امام مہدی کا پیغام دیا گیا ساتھ ہی مطالعہ کے لئے کچھ کتب دیں نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مجلس علم و عرفان کی ویڈیو کیسٹ دکھائی گئی جس سے آپ بہت متاثر ہوئے اور بے اختیار قبول کیا کہ یہ عام انسان نہیں ہیں۔ واقعی خدا کے خلیفہ ہیں۔ آپ میری بیعت فوراً لیں۔

اللہ کے فضل سے مورخہ 8 اگست 2003 کو اُن کی بیعت لی گئی مع فیملی و والدہ محترمہ چار افراد نے بیعت کی اس گاؤں میں تقریباً 30 گھر مسلمانوں کے ہیں مزید چار اور بیعتیں اس گاؤں میں ہو چکی ہیں اللہ سب کو ثابت قدمی عطا فرمائے ہر شر سے محفوظ رکھے ہر آن ان کی رہنمائی کرے اور اس پیغام کو دوسروں تک پہنچانے والا فدائی وجود بنائے۔ (آمین)

چھتیس گڑھ میں احمدیہ بک اسٹال

الحمد للہ مورخہ یکم تا 3 اکتوبر مسلسل تین دن صوبہ چھتیس گڑھ میں پہلا احمدیہ بک اسٹال جماعت احمدیہ لمدھرا میں دسہرہ کے موقعہ پر لگانے کی توفیق ملی۔

خاکسار کے ساتھ مکرم اکرم خان صاحب مکرم منور صاحب دانی معلم، مکرم افضل خان صاحب معلم کا خاص تعاون رہا۔ خصوصی مہمان مکرم انیس احمد صاحب دانی سیکرٹری مال نے اس موقع پر قیمتی مشورے دیتے ہوئے ہماری رہنمائی کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

تین دنوں میں کافی لوگوں تک پیغام حق پہنچایا گیا "شری کرشن جی زندہ باد"۔ کے بینر نے لوگوں کو بہت متاثر کیا اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ اور مقبول خدمت کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

(حلیم احمد مبلغ سلسلہ سرکل انچارج چھتیس گڑھ)

خدام الاحمدیہ کے تحت سرکل نظام آباد آندھرا میں ہومیو دوائی کی تقسیم

مورخہ 30 اور 31 جولائی 2003 کو سرکل نظام آباد صوبہ آندھرا کے آٹھ مقامات پر دماغی بخار کا احتیاطی ہومیو نسخہ Belladon کی دوائی طلباء و طالبات اور گاؤں میں پھر کر صوبائی مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا کے طرف سے تقسیم کی گئی۔ اس سلسلہ میں سات خدام پر مشتمل وفد نے کاماریڈی چندہ پور سرم پلی چناملہ ریڈی پھر ینو کاماریڈی ہائی اسکول پوسائی پٹھ اور ہنماجی پیٹھ کی جماعتوں میں خدمت کرنے والے معلمین کرام کے ذریعہ بھی دوائی تقسیم کی گئی۔ اس وفد میں محترم اظہر الدینؔ سکندر آباد کے تین خدام مقامی قائد صاحب محترم محمد شفیع احمد صاحب اور مقامی خادم مکرم منیر احمد صاحب اور خاکسار محمد حبیب اللہ شریف سرکل انچارج شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے خدام بھائیوں کو خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(حبیب اللہ سرکل انچارج نظام آباد)

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 ●2370509

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بھرتپور بنگال:۔ ۶۔۷۔۰۳ کو جماعت احمدیہ بھرتپور کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم محمد مشرق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگال و آسام نے کی۔ مہمان خصوصی کے طور پر مکرم سلطان احمد ظفر صاحب ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین رونق افروز تھے۔ تلاوت و نظم کے بعد آنحضرتؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں اور حضور انور کے ارشادات و تربیتی امور پر ترتیب وار مکرم مولانا مصلح الدین سعدی صاحب مبلغ انچارج کلکتہ۔ مکرم ابو الحسن صاحب سیکرٹری تبلیغ بحر مپور۔ مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین قادیان۔ مکرم قاری سیف الدین صاحب مکرم ابو طاہر منڈل صاحب سرکل سیلیگوڑی نے تقریر کی۔ خاکسار نے حاضرین جلسہ و احباب جماعت بھرتپور کا شکریہ ادا کیا۔ صدر جلسہ کے خطاب اور اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

پانی سالہ بنگال:۔ ۸۔۷۔۰۳ کو جماعت احمدیہ پانی سالہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے کی تلاوت و نظم کے بعد آنحضرتؐ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مکرم حاجی مہتاب الدین صاحب مکرم محمد ظہیر الدین صاحب مکرم ابو طاہر منڈل صاحب سرکل انچارج سیلیگوڑی نے تقریر کی اس کے بعد خاکسار نے احباب جماعت پانی سالہ و حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تربیتی امور پر تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بحرمپور:۔ 20.7.03 کو مکرم غلام مصطفیٰ صاحب صدر جماعت بحر مپور کے زیر صدارت بحر مپور لوکل جماعت کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔

ابراہیم پور:۔ 18.7.03 کو جماعت احمدیہ ابراہیم پور میں خاکسار کے زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مجیب الحق صاحب مکرم آزاد حسین صاحب۔ مکرم سیادت حسین صاحب صدر جماعت مکرم اشرف الشیخ صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ (شیخ محمد علی مبلغ و سرکل انچارج مرشد آباد و مالدا بنگال)

سرم پلی:۔ مورخہ 8.7.03 کو سرم پلی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت مکرم سیف الدین صاحب صدر جماعت سرم پلی منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد مصطفیٰ صاحب۔ مکرم حمید اللہ صاحب مکرم محمد شہاب الدین صاحب نے سیرت آنحضرتؐ کے مختلف پہلو بیان کئے اس کے بعد مہمان خصوصی مکرم حبیب اللہ صاحب نے لوگوں سے خطاب فرمایا اور جلسہ کے آداب پر روشنی ڈالی اور آپؐ کے تعلیمات پر عملی رنگ میں عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

(ریاض الدین معلم سلسلہ وقف جدید بیرون)

قاضی پیٹھ وارنگل:۔ مورخہ 29.7.03 کو خاکسار کی صدارت میں قاضی پیٹھ میں ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ طاہر احمد نے کی عہد خدام الاحمدیہ خاکسار نے دھرایا۔ نظم مکرم نذیر احمد نے پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں خاکسار نے "وقف زندگی اور خدمتِ سلسلہ" کی اہمیت کے عنوان پر تقریر کی۔

(فاروق احمد گنائی۔ معلم وقف جدید بیرون آندھرا)

شورت (کشمیر) میں مجلس انصار اللہ کے تحت ماہ ستمبر میں جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت محترم عبد الوتر صاحب ڈار صدر جماعت ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل جہانگیر احمد صاحب ڈار ماسٹر بشیر احمد صاحب زائر نے معجزات رسول اللہ ﷺ پر تقریر کی آخر پر صدارتی تقریر ہوئی۔

(ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل زعیم شورت کشمیر)

جماعت احمدیہ بھدرواہ کو ۱۳ اپریل ۲۰۰۳ء بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ بھدرواہ میں زیر صدارت محترم صدر صاحب جماعت احمدیہ بھدرواہ جلسہ سیرت النبی منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم خورشید احمد صاحب میر نے تقریر کی۔ جلسہ میں کثیر تعداد میں احباب جماعت موجود تھے

(صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

دعائوں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی اسد محمود بانی

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

کلکتہ

SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

بریلوی امام کے پیچھے نماز غلط اور نکاح حرام
دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ

اخبار ''دینک جاگرن'' کے سہارنپور ایڈیشن کے 30 جولائی کے شمارہ میں خبر شائع ہوئی ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے ایک تازہ فتویٰ جاری کر کے بریلوی امام کے پیچھے نماز پڑھنا غلط بتایا ہے اور بریلویوں سے شادی بیاہ کو بھی حرام بتایا ہے۔

حال ہی میں سہارنپور کے ڈپٹی کمشنر محمد عارف صدیقی نے تحریری طور پر دارالعلوم دیوبند سے پوچھا تھا کہ دیوبند نقطہ نظر کے مطابق کسی عمل یا خاتمہ میں گناہ کے بخشوانے کا کیا طریقہ ہے اور یہ بریلوی نقطہ نظر سے کس طرح الگ ہے اس سوال کے جواب میں کہ کیا بریلوی امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں تو دارالعلوم کے مفتی نے کہا کہ بریلوی باوجود مشرک ہونے کے ہمارے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اس لحاظ سے ان کے پیچھے نماز پڑھنا اور شادی بیاہ کرنا جائز نہیں۔ یہ فتویٰ مفتی حبیب الرحمٰن کے دستخطوں سے جاری کیا گیا۔

واضح ہو کہ بریلوی فرقہ کے لوگ دیوبندیوں کو نہ صرف کافر کہتے ہیں بلکہ ان کو ہنود و یہود سے بھی بڑا کافر سمجھتے ہیں ان کے نکاح کو حرام اور اولاد کو حرامی کہتے ہیں ان کی عبادت کو ناجائز اور بریلوی قبرستانوں میں ان کے مردوں کی تدفین کو حرام کہتے ہیں۔ یہ فتویٰ دیوبندیوں کے خلاف بریلوی مسلک کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان نے فتاویٰ رضویہ میں دے دیا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے بے اثر ہوتے فتوے

ایک خبر کے مطابق دارالعلوم دیوبند سے ہر سال قریباً تیرہ ہزار فتوے جاری ہوتے ہیں جن میں عائلی مسائل کے علاوہ عورتوں کے سیاسی انتخاب میں کھڑے ہونے یا نہ کھڑے ہونے، کسی خاص پارٹی کو ووٹ دینے یا نہ دینے، کسی خاص فرقہ کے کافر ہونے یا نہ ہونے، بیرون کمپنیوں خاص طور پر امریکن کمپنیوں کی چیزیں استعمال کرنے یا نہ کرنے کے متعلق فتوے ہیں۔

ان کے فتوے خاص طور پر ہر گاؤں کے انپڑھ اور جاہل لوگوں میں تو قبول کر لئے جاتے ہیں لیکن اس تعلیم یافتہ دور میں پڑھے لکھے ترقی پسند مسلمان خاص طور پر نوجوان ان فتووں کو قبول نہیں کرتے۔ چنانچہ مسلم عورتیں چناؤ میں بھی حصہ لے رہی ہیں لوگ امریکن کمپنیوں کا مال بھی استعمال کر رہے ہیں۔ جس پارٹی کو ووٹ دینے کا فتویٰ دیا جاتا ہے لاکھوں مسلمان اس کے خلاف دوسری پارٹیوں کو بھی ووٹ دیتے ہیں۔ اور دارالعلوم کے ان فتووں کو سیاسی سودے بازی قرار دیتے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ ان دنوں دارالعلوم دیوبند میں بھی علماء دو ٹکڑوں میں بٹ گئے ہیں اور اپنی الگ الگ دکانداریاں چلا رہے ہیں۔ یاد رہے کہ ان دنوں دیوبندی کے علاقہ سے بڑی تعداد میں دیوبندی علماء باوجود خلاف فتووں کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

یہ ہیں پنجاب وقف بورڈ کے افسران

گزشتہ ماہ پنجاب وقف بورڈ کے افسران کی ملی بھگت سے وقف بورڈ کے انجینئر ذاکر حسین سے اوینا شرما کی شادی کا ڈرامہ رچایا گیا۔ اس کے لئے جعلی فرضی کاغذات تیار کئے گئے لیکن لڑکی کے بھائی کی درخواست پر انبالہ میں سیما سنگل کی عدالت میں ان کاغذات کو فرضی و جعلی قرار دیتے ہوئے شادی رچانے والے ذاکر حسین سمیت وقف بورڈ کے سابق چیف ایگزیکٹو آفیسر سید شاہد علیؔ بورڈ کے سیکورٹی افسر محمد سردار اور جمیل احمد کے خلاف انبالہ پولیس کو مختلف دفعات کے تحت مقدمہ درج کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ معلوم ہوا ہے کہ ذاکر حسین کی ضمانت ہائی کورٹ سے رد ہو چکی ہے اور اب وہ سپریم کورٹ میں جانے کی تیاری کر رہا ہے۔ پھر انبالہ میں مختلف ہندو تنظیموں نے مل کر وقف بورڈ کے ان افسران کے خلاف ایک ایکشن کمیٹی بنائی ہے جس سے مذکورہ افسران سخت بے چینی کا شکار ہیں۔

پنجاب وقف بورڈ، مسلمانوں کی دینی تعلیمی اور سماجی ترقی کا ایک ادارہ سمجھا جاتا ہے لیکن گزشتہ کئی دہائیوں سے اسکے افسران پر وقف بورڈ کی جائیدادوں، قبرستانوں اور مساجد کو بیچ کر کھانے کے الزامات لگ چکے ہیں ادھر وقف بورڈ کی طرف سے متعین امام حضرات بھی مسلمانوں کی کوئی قابل ذکر خدمت نہیں کر رہے۔ ان میں سے اکثر مسجدوں اور درگاہوں میں تعویذ گنڈوں کے دھندے کر کے جاہل عوام کو لوٹنے میں مصروف ہیں اور اب اس بورڈ کے افسران کا کردار بھی عوام کے سامنے ظاہر ہو چکا ہے۔

دنیا کے مختلف کاروباری شعبوں کے 40 فیصد حصے پر امریکی برتری برقرار

عالمی اقتصادی دوڑ میں شامل امریکی کمپنیاں تعداد، سرمائے اور نفع و نقصان کی بلندیوں کو چھو رہی ہیں۔ گلوبل 500 میں سب سے زیادہ 192 امریکی کمپنیاں شامل ہیں جبکہ اس کے علاوہ 88 جاپانی 40 فرانسیسی 35 جرمنی 34 برطانوی 13 جنوبی کوریا سوئزرلینڈ و ہالینڈ کی 11،11 اٹلی کی 9 آسٹریلیاں کی 6 اور دیگر ممالک کی کمپنیاں شامل ہیں 192 امریکی کمپنیوں نے ریکارڈ 161 ارب ڈالر کا خسارہ کمایا ہے۔ 2002 میں امریکی کمپنی Alcan کے منافع میں سب سے زیادہ اضافہ ہوا جو 7380 فیصد تھا جبکہ منافع میں سب سے کم اضافہ بھی امریکی کمپنی Micheline کو ہوا جو 107.2 فیصد تھا۔ ٹاپ 75 کمپنیز میں امریکی کمپنی کو 98696 ملین ڈالر خسارہ ہوا جو سب سے زیادہ ہے۔ جبکہ سب سے کم خسارہ جاپانی کمپنی سن مائیکرو سسٹم کو ہوا۔ 2002 میں سب سے زیادہ منافع امریکن سٹی گروپ نے کمایا جو 15276 ملین ڈالر ہے جبکہ سب سے کم منافع برطانوی کمپنی یونائیٹڈ پارسل سروس نے 3182 ملین ڈالر کمایا۔ اسی مدت میں سب سے زیادہ ملازمین امریکی کمپنی وال مارٹ سٹور کے 13 لاکھ افراد تھے جبکہ سب سے کم فرانس کی کار ساز کمپنی پیچوٹ کے 198600 تھے۔ گلوبل 500 رپورٹ میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق معیشت کے مختلف کاروباری شعبوں میں 40 فیصد حصے پر ابھی بھی امریکی برتری برقرار ہے جبکہ جاپان جرمنی فرانس اور دیگر ممالک باقی 60 فیصد شعبوں میں کارفرما ہیں۔ (کرشن احمد نمائندہ بدر قادیان)

دارالعلوم دیوبند میں مہتمم کے عہدہ کو لیکر رسہ کشی
دارالعلوم ان دنوں ایک سرد جنگ کی کیفیت سے گزر رہا ہے

دارالعلوم دیوبند میں مہتمم کے عہدہ کو لیکر انتظامیہ و معلمین کے مابین سیاست گہراتی جا رہی ہے۔ دارالعلوم میں مجلس شوریٰ نے اپریل میں دارالعلوم کے مہتمم کے طور پر مولانا غلام رسول خاموش کو منتخب کر دیا تھا لیکن مولانا آج تک مہتمم کی حیثیت سے اپنا کام شروع نہیں کر سکے۔ اُس وقت مولانا کے انتخاب کو دارالعلوم کے حلقوں میں حیرت کی نگاہ سے دیکھا گیا تھا۔ مجلس شوریٰ نے اس انتخاب کی وجہ دارالعلوم کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمٰن کی صحت کی خرابی سنائی تھی۔

دارالعلوم کا کہنا ہے کہ اس کے پیچھے دارالعلوم کے نائب مہتمم قاری محمد عثمان و مولانا ارشد مدنی کے بیچ مہتمم کے عہدہ کو لیکر ہوئی رسہ کشی نہیں ہے۔ خبر ملی ہے کہ اسی رسہ کشی کو شانت کرنے کیلئے مولانا اسعد مدنی نے مولانا غلام رسول خاموش کو خاموشی سے مہتمم منتخب کرا دیا جبکہ 1982 سے مولانا مرغوب الرحمٰن مہتمم، قاری محمد عثمان و مولانا عبدالخالق مدراسی نائب مہتمم کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔

مولانا ارشد مدنی و قاری عثمان آپس میں سالے بہنوئی ہیں زیادہ تر سٹاف مولانا محبوب الرحمٰن کو ہی مہتمم دیکھنا چاہتا ہے اور ان کی دوسری پسند قاری محمد عثمان ہیں کچھ لوگ مولانا عبدالخالق مدراسی کو اس عہدہ پر چاہتے تھے لیکن مولانا ارشد مدنی ایک نیا مہتمم چاہتے تھے مجلس شوریٰ کے اس فیصلے کی اندر ہی اندر بہت مخالفت ہوئی۔ دارالعلوم کے اندرونی ذرائع کا کہنا ہے کہ خود مرغوب الرحمٰن اس فیصلے سے بہت دکھی ہیں کہا جا رہا ہے کہ ایک تیر سے تین شکار کرنے کی کوشش کی گئی جہاں اس سے مرغوب الرحمٰن کے قد کو چھوٹا کر کے دکھایا گیا وہیں قاری محمد عثمان پوری اور مولانا عبدالخالق مدراسی کے مہتمم بننے کا راستہ بھی روکا گیا۔ دارالعلوم میں اس سرد جنگ میں مہتمم کے عہدے کا یہ اختلاف کسی بھی وقت جوالا مکھی کی مانند پھٹ سکتا ہے۔ (مرسلہ محمد ذاکر خان بمبالوی سہارنپوری)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

Vol - 52 Tuesday, 21 October 2003 Issue No : 42

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

اگر تم صحیح طور پر رمضان کے تقاضے پورے کرو گے تو رمضان کا مہینہ تمہیں بچالے جائے گا اور تمہارا پورا سال بچادے گا

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حدیث میں ہے "رمضان سلامت رہا تو سارا سال سلامت رہا"۔ اس حدیث میں جو مومن سے توقع ہے کچھ اس کا بھی بیان ہے کہ وہ مومن جو حقیقت میں رمضان کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور کوئی تقاضا توڑتا نہیں اس کے لئے خوشخبری ہے کہ اس کا آئندہ سال سلامتی سے گزرے گا پس پہلی جو احادیث تھیں ان میں ماضی کے تعلق سے خوشخبری دی گئی تھی یعنی پچھلے جو گناہ ہیں وہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ گزشتہ کوتاہیاں جو ہوئیں ان سے صرف نظر فرمایا جائے گا۔ اس لئے فکر نہ کرو اگر رمضان نصیب ہو گیا تو جو کچھ پہلے لغزشیں ہوئیں کوتاہیاں ہوئیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی معاف فرما دے گا۔

اب اس حدیث میں یہ خوشخبری ہے کہ اگر تم صحیح طور پر رمضان کے تقاضے پورے کرو گے تو رمضان کا مہینہ تمہیں بچالے جائے گا اور تمہارا پورا سال بچادے گا۔

پس تم نے رمضان کے مہینے میں جو رستہ اختیار کیا ہے وہ پورے سال تک کیلئے رمضان سے طاقت پائے گا اور سیدھا رہے گا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی گولی بندوق کی نالی سے نکلتی ہے۔ اگر چھوٹی نالی ہو تو بہت جلدی وہ رستے سے بھٹک جاتی ہے اور جتنی لمبی نالی ہو اتنی زیادہ دیر تک سیدھی نشانے کی طرف حرکت کرتی ہے۔ پس اسی لئے لمبی نالیوں سے دور کے نشانے لئے جاتے ہیں، چھوٹی نالیوں سے نزدیک کے نشانے لئے جاتے ہیں۔ پس تیس دن کا جو خدا تعالیٰ نے رمضان رکھا یہ ایک ایسی نالی ہے جس میں اگر آپ سیدھے رہ کر گزریں اور رمضان کے حقوق ادا کرتے ہوئے گزریں تو سارا سال آپ کو سیدھا رکھے گی یہاں تک کہ اگلا رمضان آجائے گا اور پھر اگلے رمضان میں ایک اور نالی میں پھر دوبارہ داخل ہوں گے پھر آپ کو سیدھا کیا جائے گا، آپ کی کجیاں صاف کی جائیں گی۔ تو ساری زندگی بچتی ہے اصل میں۔ ایک رمضان کو آپ سلامتی سے گزار لیں تو گویا اگلا سال سلامتی سے گزر گیا اور جب ہر دو رمضان کے درمیان سال سلامتی سے گزرے تو دوسرے معنوں میں ساری زندگی سلامتی سے گزر جائے گی"۔

چاند دیکھنے کی دعا

"ایک ترمذی کتاب الدعوات باب ما یقول عند رویۃ الھلال میں مذکور حدیث ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے:

"اے میرے خدا یہ چاند امن وامان اور صحت وسلامتی کے ساتھ ہر روز نکلے"۔ یہ جو دعا ہے اس سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی وسیع تر نظر کی طرف خیال متوجہ ہوتا ہے۔ رمضان کا مہینہ بہت برکتوں والا ہے۔ لیکن رمضان کا چاند جو امن کا پیغام لاتا ہے جو نیکی کا پیغام لاتا ہے آپ یہ دعا نہیں کرتے کہ اس مہینے کا چاند روزانہ ایسا نکلے۔ آپ فرماتے ہیں "اے خدا! ہمارا سارا سال ایسا ہو جائے کہ وہ برکتیں جو اس چاند کے ساتھ وابستہ ہیں، وہ امن جو اس چاند کے ساتھ وابستہ ہے وہ ہمارے ہر روز کے چاند کے ساتھ ہر روز نکلے۔ اے چاند میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ یعنی چاند کے ساتھ کوئی ذاتی تعلق نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بعض فرمودات، بعض اللہ تعالیٰ کے ارشادات کا نشان بنتا ہے تو اچھا لگتا ہے اس کے بغیر اس سے ہمارا ذاتی تعلق کوئی نہیں ہے۔ اے چاند میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے تو خیر وبرکت اور رشد وبھلائی کا چاند بن اس کی عربی یاد کرنا تو مشکل ہوگا لیکن اردو الفاظ یاد رکھیں۔ میں ایک دفعہ پھر دہراتا ہوں۔ جب نیا چاند نکلتا تو آنحضور ﷺ اپنے رب کے حضور یہ دعا عرض کرتے:-

اے میرے خدا! یہ چاند امن وامان اور صحت وسلامتی کے ساتھ ہر روز نکلے۔ اے چاند! میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے تو خیر وبرکت اور رشد وبھلائی کا چاند بن"۔

آخری دعا

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخر پر جس دُعا کی طرف توجہ دلاتے ہیں اب اتنا سا وقت رہ گیا ہے کہ میں یہ دعا پڑھ کر اس خطبے کو ختم کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں:

"پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے۔ مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا"۔

اس لئے روزے میں حائل ہونے والی بیماریوں کا علاج بھی یہ دعا ہے جو اس مہینے میں کثرت سے کرنی چاہئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور (بہادر) ثابت کر دے"۔

"جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

رمضان نے گزر ہی جانا ہے

"اس رمضان نے گزرنا ہے مگر ایک بات یاد رکھیں کہ آپ کی اور میری ہم سب کی زندگیوں نے بھی گزر جانا ہے سب سے بڑی غفلت موت کے دن کو بھلانے سے ہے رمضان کو تو آپ وداع کہہ دیں گے مگر یاد رکھیں آپ کی جانیں، آپ کی روحیں بھی ایک دن آپ کو وداع کہیں گی۔ اس وقت ایسے حال میں وداع نہ کہیں کہ حسرت سے آپ ان روحوں کو واپس پکڑنے کی کوشش کریں۔ کہ چلو واپس چلتے ہیں اس دنیا میں دوبارہ گزارتے ہیں نیک کاموں میں صرف کرتے ہیں ایسی حالت میں وہ آخری دن آئیں کہ الی الرفیق الاعلیٰ آوازیں بلند ہو رہی ہوں یہ پیغام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے جو میں آپ تک پہنچا رہا ہوں اکثر لوگ بھول جاتے ہیں مرنے کو حالانکہ سب سے زیادہ یقینی چیز مرنا ہے جتنے ہم ہیں سب کے سب نے ضرور مرنا ہے ایک وقت ایسا آئے گا بستر پر پڑے ہوں گے یا قتل ہوں گے یا ڈوبیں گے جو بھی صورت حال ہوگی خدا کے نزدیک لازماً ہم نے مرنا ہے اس لئے زندگی کے چند دن عیش، چند دن کی طغیانیاں، چند دن کی خدا تعالیٰ کی نافرمانیاں، یہ کب تک چلیں گی۔ جب مریں گے تو ضرور حسرت سے مریں گے۔ اور دوبارہ یہ زندگی چاہیں گے مگر یہ زندگی دوبارہ نہیں ملے گی۔ یہی زندگی ہے جس کو اگر آپ لیلۃ القدر سے روشن کر لیں تو یہ زندگی پھر اس دنیا میں ہی نہیں اُس دنیا میں بھی ساتھ دے گی اس دنیا میں جس رفیق کو آپ پائیں گے وہ آپ کو چھوڑے گا نہیں مرتے وقت اس کے اور قریب ہوں گے اس سے دور نہیں ہٹیں گے۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ رمضان المبارک کے اس پیغام کو آپ شدت بڑے غور کے ساتھ اپنی زندگیوں میں جاری کرنے کی کوشش کریں گے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 23 جنوری 1998ء